فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	**عقیدۂ ختمِ نبوت**	**2**
۲	قرآنِ کریم اور ختمِ نبوت	3
۳	احادیث اور ختمِ نبوت	11
۳	مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاویٔ نبوت	14
۴	**مسیح موعود کی پہچان**	**16**
۵	مسیح موعود کے زمانہ کے اہم واقعات	25
۶	مرزائیوں سے چند سوال	29
۷	مرزا قادیانی کے مسیح موعود ہونے کے دعوے	32
۸	**حضرت مہدیؒ**	**33**
۹	مرزا غلام احمد قادیانی کے مہدی ہونے کے دعوے	34
۱۰	سوالات	36

عقیدۂ ختم نبوت

از: علامہ خالد محمود

تدوین واِضافہ: سید فاروق حسین

نوٹ:

مرزا قادیانی نے ختم نبوت میں نقب لگانے اوراَپنے جھوٹے دعویٰ نبوت کی تائید کے لیے بالکل نئی اصطلاحات وضع کیں۔آئندہ اوراق میں جن کا تذکرہ موجود ہے۔اُن اصطلاحات کے درج ذیل معانی کو ذِہن میں رکھتے ہوئے مطالعہ کریں۔تاکہ عبارت کا مطلب سمجھنے میں مشکل نہ ہو۔(ادارہ)

تشریعی نبی:

ایسا نبی جسے کتاب اورشریعت ملی ہو۔

غیرتشریعی نبی:

وہ نبی جوپچھلی شریعت کے تابع ہواوراُسے نئی کتاب اورشریعت نہ عطاء ہوئی ہو۔

ظلی نبی:

مرزا قادیانی کی وضع کردہ اصطلاح کہ جس کے تحت وہ اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ کہہ کرظلی نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

بروزی نبی:

مرزا قادیانی کی اصطلاح جس کے مطابق وہ کہتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مجھ میں آگئی ہے۔دراصل یہ ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ ایک آدمی کے مرنے کے بعداُس کی روح دوسرے شخص کی صورت میں دنیا میں آجاتی ہے۔(ادارہ)

عقیدۂ ختم نبوت

اکابر علماءِ اسلام نے اس حدیث (کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا) کے یہی معنی بتائے ہیں کہ اب کسی کو نبوت نہ ملے گی۔ یہ نہیں کہ پہلی سب رسالتیں ختم ہوگئی ہیں۔ ہاں اب ان رسالتوں میں سے کسی کا حکم جاری اور نافذ نہیں ہے۔ مفہومِ ختم نبوت تقاضا کرتا ہے کہ اگر پہلے پیغمبروں میں سے بھی کوئی آجائے [یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام] تو وہ بھی اب آپ کی شریعت کے ماتحت ہوکر رہیں گے، کیونکہ یہ دور، دورِ محمدی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ خاتمیت کے دو پہلو ہیں:

☆ اوّل یہ کہ کسی قسم کا کوئی نیا نبی پیدا نہ ہو۔

☆ دوم یہ کہ پہلوں میں سے کوئی آجائے تو وہ بھی آپ کے احکام کے تابع ہوکر رہے۔ جیسے کہ معراج کی رات بیت المقدس میں تمام پیغمبروں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتحت نماز ادا کی تھی اور آپ ہی امام الانبیاء تھے۔

پس ختم نبوت کا یہ مطلب نہیں کہ خود نبوت ختم ہوگئی ہے۔ ایسا ہرگز نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہمیشہ کے لیے باقی اور جاری ہے۔ ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ اب نبوت کا ملنا ختم ہے۔ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اَب کسی کو نبوت نہیں ملے گی۔ پہلے سے کسی کو ملی ہو [یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام] تو اُس کی زندگی کا باقی رہنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت سے متصادم نہیں۔ بشرطیکہ یہ پہلی نبوت اب نافذ نہ رہے، نہ اس کے احکام باقی سمجھے جائیں۔

☆

ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ شروع سے لے کر اَب تک جس نے اسے بیان کیا ہے۔ اسے اسلام کے بنیادی عقائد میں ذکر کیا ہے اور اس کے منکر کو کافر قرار دیا ہے۔ اب یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک عقیدہ تو بنیادی درجے کا ہو، مگر غیر واضح ہو، اور اُسے سنتے وقت اس کا کوئی قطعی مفہوم اور واضح حقیقت ذہن میں نہ آئے۔ حقیقت یہ ہے کہ ختم نبوت کا عقیدہ جس طرح اپنے ثبوت میں قطعی اور یقینی ہے اسی طرح اپنی دلالت میں بھی قطعی اور یقینی ہے۔ ختم نبوت کا نام آتے ہی ذہن میں یہ بات آجاتی ہے کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص پیدا نہ ہوگا، جسے شریعت کی رُو سے نبی اللہ کہا جاسکے۔ چودہ صدیوں میں اس کے یہی معنی سمجھے گئے ہیں اور اس کے اس معنی ومفہوم سے کبھی کسی نے اختلاف نہیں کیا۔ قرآنی مرادات اور پیغمبرانہ تعلیمات کی صحیح اور واضح ترین صورت وہی ہے۔ جسے امت نے چودہ صدیوں کے تاریخی تسلسل میں بالاتفاق قبول کیا ہے۔

قرآن کریم اور ختم نبوت

قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلے الفاظ میں خاتم النبیین کہا گیا ہے اور اس میں ایک سو کے قریب ایسی شہادتیں موجود ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کی شہادت دیتی ہیں۔ قرآن کریم کے آخری حصے میں روزِ قیامت کو کچھ ایسی تفصیل سے پیش کیا گیا ہے کہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کے بعد اب صرف قیامت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور قیامت کے درمیان کوئی آسمانی بعثت نہیں ہے۔ ہم بطور تبرک معنیٔ ختم نبوت پر قرآن کریم کی کچھ شہادتیں پیش کرتے ہیں۔

معنیٔ ختم نبوت پر قرآن کی پہلی شہادت:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلٰكِن رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ترجمہ: اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں، لیکن آپ اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے ختم پر ہیں۔

ولکن رسول اللّٰہ کے ساتھ خاتم النبیین کا لفظ آپ کے آخری نبی ہونے کا واضح اعلان ہے۔

خاتم النبیین کا معنیٰ اجماعِ امت کے مطابق یہی ہے کہ ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔“ اور یہی اِس نصِ قرآنی کا تقاضا ہے، اس کے علاوہ کسی دوسرے معنیٰ کو علماءِ امت نے الحادو زندقہ قرار دیا ہے۔ کیونکہ اس کے بجائے کوئی دوسرا معنیٰ مراد لینا صریحاً نصِ قرآنی کا انکار ہے۔ (تفسیر قرطبی، جلد ۱۴، صفحہ ۱۹۶، ۱۹۷، تفسیر جلالین)

(ا) اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور نبی کا پیدا ہونا ممکن مانا جائے تو قرآنی الفاظ ولکن رسول اللّٰہ کے ساتھ خاتم النبیین کا کوئی جوڑ نہیں بیٹھتا۔ اسی وجہ سے علماءِ

امت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کو ضروریاتِ دین کا بنیادی اور لازمی حصہ قرار دیا ہے اور اُس کے منکر کو، یا اس میں کسی قسم کی تاویل کرنے والے کو کافر قرار دیا ہے، کیونکہ اصولِ دین اور ضروریاتِ دین کا انکار یا تاویل دونوں کفر ہیں۔

(ب) اگر کوئی ایسا نبی پیدا ہو، جو نئی شریعت نہ لائے اور اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے تابع کہے، مگر دعویٰ نبوت کرے اور پنے پر ایمان نہ لانے والوں کو کافر اور جہنمی قرار دے اور انھیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے الگ کہے (۱) تو حضور خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا تسلسل ٹوٹ جائے گا اور اِس آیت قرآنی میں تحریف کرنی پڑے گی جو کہ واضح کفر ہے۔

شروع میں نبوت کا جھوٹا دعوے دار مرزا غلام احمد قادیانی بھی اس بات کا قائل تھا کہ ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلسلۂ نبوت کو ختم کرنے والے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔'' جیسے کہ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

☆ ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں مگر وہ رسول ہے اور ختم کرنے والا ہے نبیوں کا۔ [یہ آیت] صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے، کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔'' (''ازالۂ اوہام'' ص ۳۳۱، ''روحانی خزائن'' جلد ۳ صفحہ ۴۳۱)

☆ مرزا قادیانی مزید لکھتا ہے کہ: ''قرآن شریف جس کا لفظ لفظ قطعی ہے۔ اپنی آیت کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین سے اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ فی الحقیقت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔'' (''کتاب البریہ'' صفحہ نمبر ۱۸۴ حاشیہ 'روحانی خزائن' جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۷، ۲۱۸)

''ہست او خیر الرسل خیر الانام

ہر نبوت را بروشد اختتام'' (''سراج منیر'' صفحہ ۹۳، ''روحانی خزائن'' جلد ۱۲ صفحہ ۹۵)

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر الدین محمود تسلیم کرتا ہے کہ:

''نبوت اور حیاتِ مسیح کے متعلق آپ [مرزا قادیانی] کا عقیدہ پہلے عام مسلمانوں کی طرح تھا، مگر پھر دونوں میں تبدیلی فرمائی گئی۔'' (''الفضل''، قادیان، ۶ ستمبر ۱۹۴۱ء۔ صفحہ ۴، کالم ۳)

☆ ان وضاحتوں کے بعد کہ قادیانیوں کا یہ اعلان کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیّین مانتے ہیں اور وہ مسلمانوں سے الگ نہیں ہیں۔ ایک مغالطہ نہیں تو اور کیا ہے؟

قرآنی شہادت اس باب میں قطعی اور واضح ہے کہ حضور خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر طرح کی نبوت ختم ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔

معنیٔ ختم نبوت پر قرآن کی دُوسری شہادت:

اللہ تعالیٰ نے عالمِ ارواح میں تمام انبیاء کرام کو جمع کیا اور ان سب سے میثاق (عہد) لیا کہ جب تمہیں میری طرف سے نبوت اور احکام ملیں اور پھر میرا ایک خاص رسول تمہارے ہاں آئے (۲) تو تم سب اس پر ایمان لانا، یعنی اپنی اپنی امتوں کو اِس آنے والے رسول کی خبر دیتے جانا اور اگر تم اس کا زمانہ پاؤ تو اُس کی نصرت بھی کرنا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان سے اس کا اقرار لیا تو سب نے اقرار کیا اور پھر اللہ رب العزت نے اس میثاق پر اپنی شہادت ثبت فرما دی۔ قرآن کریم میں ہے:

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَ اَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ. (پ ۳، آل عمران، آیت ۸۱)

ترجمہ: اور جب عہد لیا اللہ نے سب نبیوں سے کہ جو کچھ میں تمہیں کتاب وحکمت سے دوں۔ پھر آئے تمہارے ہاں اس شان کا رسول کہ وہ تمہارے پاس والی کتاب کی تصدیق کرے تو تم اس رسول پر ضرور ایمان لانا اور اس کی نصرت کرنا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے پوچھا: کیا تم نے اقرار کیا اور اس شرط پر میرا عہد قبول کیا؟ انھوں نے کہا: ہم نے اقرار کیا۔ فرمایا: اب تم گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔

---

(۱) **مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ:** ''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ایک جماعت تیار کرے۔ پھر جان بوجھ کر اُن لوگوں میں گھسنا، جن سے وہ الگ کرنا چاہتا ہے۔ منشاءِ الٰہی کی مخالفت ہے۔'' (''الحکم'' ۷ فروری ۱۹۰۳ء)

مرزا بشیر الدین محمود قادیانی لکھتا ہے کہ: ''کُل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔ خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا نام بھی نہیں سنا۔ وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ میرے عقائد ہیں۔'' (''آئینہ صداقت'' ص ۳۵)

''ہمارا فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور اُن کے پیچھے نماز نہ پڑھیں، کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی (مرزا قادیانی) کے منکر ہیں۔ یہ دین کا معاملہ ہے۔ اس میں کسی کا کچھ اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے۔ (''انوارِ خلافت'' ص ۹۰ از مرزا بشیر الدین)

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: ''جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ ضروری ہے کہ وہ ایک امت بنادے جو اُس کو نبی سمجھتی ہو۔'' (''آئینہ کمالاتِ اسلام'' صفحہ ۳۴۴ ''روحانی خزائن'' جلد پنجم، صفحہ ۳۴۴، از مرزا غلام احمد قادیانی)

(۲) پہلی کتابوں میں بھی لفظ [یعنی رسول] اسی طرح مطلق صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے آیا ہے اور قاعدہ بھی یہی ہے کہ جب مطلقاً ذکر کیا جائے تو اس کا فردِ کامل مراد ہوتا ہے اور فردِ کامل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کون ہو سکتا ہے؟

اور یہ میثاق ان سے بھی دو باتوں کا لیا گیا۔(۱) رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا۔(۲) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔(تفسیر قرطبی تفسیر روح المعانی)

خود مرزا غلام احمد قادیانی بھی اس عہد کے بارے میں لکھتا ہے:

''خدا نے تمام رسولوں سے عہد لیا کہ جب میں تمھیں کتاب اور حکمت دوں گا اور پھر تمہارے پاس آخری زمانہ میں میرا رسول آئے گا جو تمہاری کتابوں کی تصدیق کرے گا۔ تمھیں اس پر ایمان لانا ہوگا اور اس کی مدد کرنی ہوگی۔'' (''حقیقۃ الوحی'' صفحہ ۱۳۰، ''روحانی خزائن'' جلد ۲۲ صفحہ ۱۳۳)

سوال: جب یہ عہد تمام رسولوں سے لیا گیا کہ تم اس پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اور اس کی نصرت کرنا تو کیا اس میثاق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے اور آپ سے بھی عہد لیا گیا کہ اپنے آپ پر ایمان لائیں؟

جواب: سورۂ احزاب میں اس میثاق کا ذکر ان الفاظ میں ہے:

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَھُمْ وَ مِنْکَ وَمِنْ نُوْحٍ وَّاِبْرَاھِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰی ابْنِ مَرْیَمَ وَاَخَذْنَا مِنْھُمْ مِیْثَاقاً غَلِیْظاً (پ۲۲۔الاحزاب ۷)

ترجمہ: اور جب ہم نے سب نبیوں سے عہد لیا اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بھی اور نوح سے بھی، ابراہیم سے بھی اور موسیٰ اور عیسیٰ سے بھی اور ہم نے ان سے پختہ عہد لیا تھا۔

یہ عہد سب نبیوں سے لیا گیا تھا لیکن پانچ اولوالعزم پیغمبروں کو پھر خصوصیات سے ذکر کر دیا گیا۔ سو اُس عہد میں یہ سب شامل تھے۔ رہی یہ بات کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے اوپر ایمان لانے کا عہد کس لیے لیا گیا، اس کی کیا ضرورت تھی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس کی تصدیق خود قرآن کریم نے کر دی ہے:

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِن رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ

(پ۳. البقرة ۲۸۵)

ترجمہ: یہ خاص رسول بھی اس پر ایمان لائے جو آپ کی طرف آپ کے رب کی طرف سے اُتارا گیا اور تمام مومنین بھی ایمان لائے۔ ہر ایک ان میں سے اللہ پر ایمان لایا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی کلمۂ شہادت پڑھتے تھے اور اپنے رسول ہونے کی شہادت دیتے تھے۔ یہ کوئی تعجب خیز بات نہیں ہے۔ قادیانی اس پر اس لیے تعجب کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ اس رسولِ آخر الزمان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور رسول (یعنی مرزا قادیانی) کی رسالت ثابت کرنے کے درپے ہیں اور وہ نہیں جانتے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی یہاں رسول سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مراد لیے ہیں۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

''اس آیت میں ثُمَّ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔'' (''حقیقۃ الوحی'' صفحہ ۱۳۱)

یہ آیت بڑی وضاحت سے بتا رہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخر میں آنے والے پیغمبر ہیں۔ آپ کے بارے میں تمام پیغمبروں سے عہد لیا گیا کہ اپنے اپنے وقت میں آپ کی آمد کی خبر دے کر آپ کی نصرت کریں۔ ظاہر ہے کہ جس کی خبر سب پیغمبر دیتے چلے آئے۔ وہی افضل النبیّین ہوگا۔ آیتِ میثاق سے یہ بات واضح ہے کہ جو افضل النبیّین ہوگا۔ وہی خاتم النبیّین ہے۔ اب یہ بات کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم افضل النبیّین ہیں۔ یہ وہ حقیقت ہے کہ اس کا انکار شاید قادیانی بھی نہ کر سکیں۔ سو اِس کے بعد اِس بات کے تسلیم کرنے میں کیا تردد رہ جاتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب کے آخر میں تشریف لائے اور حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی تفسیر منقول ہے۔

معنیٔ ختم نبوت پر تیسری شہادت:

انبیاء علیہم السلام خدا تعالیٰ سے خبریں پاتے ہیں اور اپنے مخاطبین کو بشارتیں بھی دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے ڈراتے بھی ہیں۔ انبیاء کرام خواہ نئی شریعت والے ہوں، خواہ پہلی شریعت کے تابع۔ بشارت و نذارت سب کی مشترکہ صفت ہے۔ ہر نبی بشیر و نذیر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض یہ بتائی گئی ہے کہ آپ نہ صرف عرب کو بلکہ تمام دنیا کے لوگوں کو اور نہ صرف اُس وقت کے لوگوں کو بلکہ قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو اُن کے نیک و بد سے آگاہ کریں۔ جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت ان سب کے لیے کافی ہے۔ آپ کی بشارت و نذارت بھی ان سب کو محیط ہے۔

قرآن کریم کہتا ہے:

وَمَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا کَافَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْراً وَّنَذِیْراً۔

ترجمہ: ''اور ہم نے آپ کو رسالت اسی لیے دی کہ اب آپ (آئندہ کے) لوگوں کے لیے خوشخبری دینے اور ڈرانے والے ہیں۔'' (سورۃ سبا، آیت ۲۸)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کوئی اور نبی ہو، گو آپ کی شریعت کے تابع تصور کیا جائے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ اپنی قوم کے لیے بشیر ونذیر رہوگا، یا نہیں؟ بصورتِ دیگر وہ نبی نہیں۔ بشارت ونذارت ہر پیغمبر کی ذمہ داری ہے اور بصورتِ اوّل اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام انسانوں کے لیے بشیر ونذیر ہونا ناکافی ہوجاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت ونذارت سب بنی نوعِ انسان کے لیے ہے۔ جسے اب تک آپ کے نائبین "اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ" (علماء انبیاء کے وارث ہیں) آپ کی طرف سے نیابۃً ادا کررہے ہیں۔ حقیقت میں اب آپ ہی سب انسانوں کے لیے بشیر ونذیر ہیں۔ آپ کے بعد کوئی اور نبی تجویز کیا جائے تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب انسانوں کے لیے بشیر ونذیر نہیں رہتے۔(۱) پھر وہ نیا نبی اپنے وقت کا بشیر ونذیر ٹھہرتا ہے، جو خدا سے خبریں پاکر بشارت اور نذارت دے اور یہ قرآنی آیت کے خلاف ہے۔

اشارہ شناسانِ حقیقت کو معلوم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کون ومکان اور زمین وزمان کی تمام وسعتوں کو شامل ہے۔

قرآن کریم کہتا ہے:

قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً (پ۹:الاعراف آیت ۱۵۸)

ترجمہ: ''آپ کہہ دیں اے لوگو! میں رسول ہوں اللہ کا تم سب لوگوں کی طرف۔''

اور یہ بھی فرمایا:

تبارک الّذی نزّل الفرقان علیٰ عبدہ لیکون للعالمین نذیرًا (پ۱۸۔الفرقان)

ترجمہ: بڑی برکت ہے اس کی جس نے اتاری فیصلہ کی کتاب اپنے بندہ پر۔ تا کہ ہو، سب جہان والوں کو ڈرانے والا۔

آپ سب جہانوں کے لیے بشیر ونذیر تبھی ہوسکتے ہیں کہ آپ کی تشریف آوری کے بعد کبھی کوئی اور نبی نہ آئے۔ ابتداءِ عالم میں جس طرح دنیا ایک قوم تھی۔ آخر میں بھی دنیا آپ کی وحدتِ رسالت سے ایک ملت بن کر رہے۔

۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نذارتِ عامہ کا اعلان:

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کُل بنی آدم کے لیے بشیر ونذیر بنایا آپ کی بعثت ہر اولادِ آدم کے لیے ہے جو جہاں جہاں تک پھیلی ہو، سب کے لیے آپ ہی بشیر ونذیر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی اس کا اعلان فرمایا:

''وَاُوْحِىَ اِلَىَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْ م بَلَغَ'' (الانعام، آیت ۱۹)

ترجمہ: اور میرے پاس یہ قرآن بطور وحی کے بھیجا گیا ہے۔ تا کہ میں اس کے ذریعے سے تم کو اور جس جس کو یہ (قرآن) پہنچے اُن سب کو ڈراؤں۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:

''میں اس کے لیے بھی رسول ہوں۔ جسے میں زندہ پاؤں اور اُن کے لیے بھی جو میرے بعد پیدا ہوں۔'' (''رواہ'' ابن سعد'' عن ابی الحسن مرفوعاً'' جلد ۶ صفحہ ۱۰۶)

ااور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:

''مجھے تمام انبیاء پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی (ان میں سے ایک یہ ہے کہ) میں تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا اور نبیوں کے آنے کا سلسلہ مجھ پر ختم ہوا۔''

اور یہ بھی فرمایا کہ:

''مجھے تمام انبیاء پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی (ان میں سے ایک یہ ہے کہ) میں تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا اور نبیوں کے آنے کا سلسلہ مجھ پر ختم ہوا۔''

اور یہ بھی فرمایا کہ:

''میں تمام کالی اور گوری قوموں کے لیے بھیجا گیا ہوں۔ یہ رنگوں اور نسلوں کے جغرافیائی فاصلے میری نبوت کی تحدید (حد بندی) نہیں کرتے ہیں۔ میں سب کے لیے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔''

---

(۱) اور یہ مقصودِ قرآنی کے خلاف ہے، کیونکہ مفسرینِ امت نے اِس آیت کے یہی معنیٰ پیش کیے ہیں کہ'' آپ کو تمام لوگوں کے لیے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا گیا ہے۔'' (روح المعانی) اور اسی معنیٰ پر دوسری آیات بھی شاہد ہیں۔)

جیسے کہ خود مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

''جب دنیا نے اجتماع اور اتحاد کے لیے پلٹا کھایا اور ایک ملک کو دوسرے ملک سے ملاقات کرنے کے لیے سامان پیدا ہوگئے۔ تب وہ وقت آگیا کہ قومی تفرقہ درمیان سے اُٹھا دیا جائے اور ایک کتاب کے ماتحت سب کو کیا جائے۔ تب خدا نے سب دنیا کے لیے ایک ہی نبی بھیجا۔ تا کہ وہ سب قوموں کو ایک ہی مذہب پر جمع کرے اور تا کہ وہ جیسا کہ ابتدا میں ایک قوم تھی، آخر میں بھی ایک ہی قوم بنا دے۔'' (''چشمۂ معرفت'' صفحہ ۱۳۶، ''روحانی خزائن'' جلد ۲۳، صفحہ ۱۴۴)

حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں تمام اقوام عالم کی طرف بھیجا گیا ہوں۔چاہے وہ سرخ ہوں یا سیاہ۔''(مفہوم):(صحیح مسلم،جلد اوّل صفحہ ۱۹۹)

یہ بات ماننا کہ آپ کل بنی آدم کے لیے رسول ہیں۔ضروریاتِ دین میں سے ہے۔آپ کی بعثت کے بعد جو کوئی اپنے لیے کسی اور کو رسول بتائے۔وہ ضروریاتِ دین کا منکر ہوگا۔(اور ضروریاتِ دین کا انکار یا تاویل کفر ہے۔) آپ سب کے لیے اللہ کے رسول ہیں اور خدا کے اس قانون کے ماتحت آپ اس زمین پر خدا کی آواز ہیں:

اَللّٰهُ يَصْطَفِىْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلاً وَّمِنَ النَّاسِ (پارہ ۱۷،الحج،آیت ۷۵)

ترجمہ: اللہ چُن لیتا ہے،فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے اور انسانوں میں سے۔

انسانوں میں سے اس دور کے لیے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول چنا ہوا ہے اور آپ کی نبوت کا دور قیامت تک وسیع ہے۔کُل بنی آدم کے لیے آپ کی بعثت ماننا ضروریاتِ دین میں سے ہے:

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا. (پارہ ۹،الاعراف،آیت ۱۵۸)

ترجمہ:''آپ کہیں اے لوگو! میں رسول ہوں اللہ کا،تم سب لوگوں کی طرف''

اس آیت کے تحت حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں:

''یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا شرف ہے کہ آپ خاتم النّبیّین ہیں اور بے شک آپ تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیے گئے۔آیات تو اس کے متعلق بہت زیادہ ہیں،اور احادیث بھی کہ جن کا شمار نہیں کیا جاسکتا اور یہ ضروریاتِ دین میں سے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں کے لیے رسول ہیں۔''(تفسیر ابن کثیر جلد ۴،ص ۲۵۳)

معنیٔ ختم نبوت پر قرآن کی چوتھی شہادت:

اللہ تعالیٰ نے دنیا کی سیدھی راہ اور آخرت کی فلاح،دو قسم کی وحی پر ایمان لانے سے وابستہ کی ہے۔ایک وہ وحی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آئی (خواہ متلو ہو،خواہ غیر متلو) اور دوسری وہ جو آپ سے پہلے انبیاء کرام پر آتی رہی۔وحی کی کوئی تیسری قسم نہیں کہ جس پر ایمان لانے کا ہم سے مطالبہ کیا گیا ہو۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کوئی اور وحی آنے والی ہوتی تو ہمیں اس پر بھی ایمان لانے کا مکلّف کیا جاتا۔قرآن کریم ہمیشہ کے لیے رہنما کتاب ہے۔اس میں وحی کی یہ دونوں قسمیں ذکر کی گئی ہیں:

وَالَّذِيْنَ يُؤْ مِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ٥اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ.

ترجمہ:''اور جو لوگ اس پر ایمان لائے جو تیری طرف اتارا گیا اور جو تجھ سے پہلے نازل کیا گیا اور آخرت کو وہ یقینی جانتے ہیں۔وہی لوگ ہیں،اپنے پروردگار کی ہدایت پر اور وہی لوگ ہیں فلاح پانے والے۔''(پارہ:۱،البقرۃ،آیت ۴،۵)

وحی ہر پیغمبر پر آتی ہے۔خواہ وہ نئی شریعت لانے والا ہو،خواہ وہ کسی پہلی شریعت کے تابع ہو۔قرآن کریم نے وحی کو مذکورہ دو قسموں میں ذکر کر کے بتا دیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اصلاً وحی نہیں ہے۔یعنی آپ کے بعد نہ کوئی نئی شریعت والا،نہ کوئی تابع شریعتِ محمدیہ،کسی قسم کا نبی پیدا ہوگا۔نزولِ جبریل بہ پیرایۂ وحی قیامت تک کے لیے بند ہے۔[1]

وحی کی قسمیں: قرآن پاک دو قسم کی وحی پر ایمان لانے کا ہم سے مطالبہ کرتا ہے (تفسیر ابنِ جریر،جلد ۱،ص ۸۱)۔**(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کی گئی وحی اور (۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کی گئی وحی**۔وحی کی یہی دو قسمیں ہیں۔جن کے علاوہ وحی کی کوئی تیسری قسم نہیں کہ جس پر ایمان لانے کے ہم مکلّف کیے گئے ہوں۔

مذکورہ آیت سے پتا چلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نئی شریعت ہی کا آنا بند نہیں بلکہ مطلقاً وحی کا آنا بھی بند ہے اور سلسلۂ وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکا ہے۔

---

[1] حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اُن کے نزول کے بعد اگر کوئی وحی آئے تو اس کی قانونی حیثیت نہ ہوگی اور نہ اس پر ایمان لانے کا کسی سے مطالبہ ہوگا۔اس کا تعلق صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات سے ہوگا اور اس کی حیثیت ایک تکوینی رہنمائی سے زائد نہ ہوگی۔

یاد رکھیے آخرت سے مراد مرنے کے بعد پھر اُٹھنے پر ایمان لانا ہے اور یہ کہ حساب و میزان برحق ہے اور جنت اور دوزخ برحق ہیں۔ترجمان القرآن حضرت ابن عباسؓ سے یہی معنیٰ منقول ہے۔(تفسیر ابن جریر،جلد ۱ص ۸۱)

جیسے کہ خود مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ:

☆ ''وبالآخرۃ ھم یوقنون''اور طالبِ نجات وہ ہے جو پچھلی آنے والی گھڑی،یعنی قیامت پر یقین رکھے اور جزاء،سزا مانتا ہو۔''(''الحکم''،۱۰/۱۷ کتوبر ۱۹۰۴ء)

☆ ''وہ ایمان لاتے ہیں۔اس کتاب پر جو تجھ پر نازل کی گئی اور جو کچھ تجھ سے پہلے نازل ہوا،اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔''(''ملفوظات'' ج ۸،ص ۳۰۷۔''الحکم'' جلد:۱۰ص ۲،۱۰/جنوری ۱۹۰۶ء)

معنیٔ ختم نبوت پرقرآن کریم کی پانچویں شہادت:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی اطاعت کے ساتھ صرف ایک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ایمان والوں پر فرض کی ہے اور یہ قرآنی حکم قیامت تک کے لیے ہے۔اس امت کے لیے اگر کوئی اور پیغمبر بھی مقدر ہوتا تو نئی شریعت والا ہو، یا شریعت محمدی کا تابع تو سوال پیدا ہوتا ہے
کہ اس کی اطاعت ایمان والوں پر فرض ہوگی یا نہیں؟ پہلی صورت میں یہ اطاعت قرآن کے اِس فیصلے پر ایک اضافہ ہوگی، کیونکہ قرآن پاک صرف ایک پیغمبر کی اطاعت فرض قرار دیتا ہے اور دوسری صورت میں وہ پیغمبر ہی نہ ہوا، کیونکہ ہر پیغمبر آتا ہی اس لیے ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے۔وَمَا اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّالِیُطَاعَ بِاِذۡنِ اللّٰہ (پ۵: النساء، ع۸)

سواَب اس عہد کے رسول کے بعد آئندہ اطاعت اُولی الامر (حکمران) کی ہوگی اور وہ بھی اس شرط کے ساتھ کہ اُولی الامر کے فیصلے کا خدا اور اس کے رسول پاک کے فیصلے سے کہیں تصادم نہ ہو۔اُولی الامر کے فیصلے کے خلاف اپیل بھی ہوسکتی ہے مگر پیغمبر کا فیصلہ ہر حال میں اٹل شمار ہوگا۔آیت اَطِیۡعُو اللّٰہَ وَاَطِیۡعُو الرَّسُوۡلَ وَاُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ میں تین مطاع (لائقِ اطاعت) ٹھہرائے گئے ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ

(۲) اس کے رسول برحق

(۳) اولی الامر جو مسلمانوں میں سے ہوں

لیکن لفظ ''اطیعوا'' صرف دو دفعہ ہے۔یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت مستقل ہے۔یہ کسی شرط سے مشروط نہیں،لیکن اولی الامر کی اطاعت مستقل نہیں ہے۔اس لیے یہ اس شرط سے مشروط ہے کہ اُن کی بات اللہ تعالیٰ اور رسول کے خلاف نہ ہو۔اس لیے انہیں اِسی اَطیعوا کے ماتحت رکھا گیا جو ''الرسول'' کے لیے وارد ہوا۔

مضمونِ قرآنی نہایت واضح ہے کہ اس امت کے لیے، ہمیشہ تک کے لیے، ایک ہی پیغمبر واجب الاطاعت ہے۔اس کے بعد اولی الامر اس مقام پر آتے ہیں لیکن اس امت کے لیے کسی اور نبی کی آمد ہرگز، ہرگز نہیں۔نہ ہی اس کا انتظار ہے۔ورنہ یہاں اس کا تذکرہ ضرور ہوتا۔مقامِ ذکر میں کسی بات کا ذکر نہ ہونا، اس کی نفی کا نشان ہوتا ہے۔
قرآن کریم میں ہے:

یٰـاَیُّھَا الَّـذِیۡـنَ اٰمَنُوۡا اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِی شَیۡءٍ فَرُدُّوۡہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوۡلِ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِااللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیۡرٌ وَّاَحۡسَنُ تَاۡوِیۡلًاo (پ۵،النساء،آیت ۵۹)
ترجمہ: اے ایمان والو!حکم مانو اللہ کا۔اور حکم مانو رسول کا۔اور ان حاکموں کا جو تم میں سے ہوں۔پھر اگر تمہارا (ان حاکموں سے) کسی بات میں اختلاف ہوجائے تو تم اسے لوٹا دو اللہ اور اس کے رسول کی طرف۔اگر حقیقی یقین رکھتے ہو، اللہ پر اور قیامت کے دن پر۔یہ بات اچھی ہے اور بہت بہتر ہے اس کا انجام۔

اس آیت میں حکمرانوں سے مراد اِنتظامی حکمران بھی ہیں اور وہ بھی جن کی حکومت علم میں چلتی ہے اور عام مسلمان اجتہادی مسائل میں ان کے تابع ہوتے ہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کسی اور نبی کی بعثت مقدر ہوتی تو آپ کے بعد اُمت میں حکمران، مجتہدین اور ائمۂ فقہ اس مرتبے پر نہ آتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت میں ان کی پیروی کی جائے۔یہی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

نادان قادیانی، مرزا غلام احمد قادیانی کو لائقِ اطاعت بنانے کے لیے اسے اولی الامر میں لانے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔اس حوالہ سے ہمارا قادیانیوں سے صرف ایک ہی مطالبہ ہے کہ وہ پہلے مرزا قادیانی کو اس درجہ کا انسان تو ثابت کریں جو اُولی الامر کے زمرے میں داخل ہوسکتا ہو۔جو شخص اخلاقی پستیوں اور احمقانہ پن کا شاہکار ہو، وہ اُولی الامر تو کجا! اُس کا شمار تو انسانوں میں ہونا بھی مشکل ہے، دیگر معاملات تو دُور کی بات ہیں۔

معنیٔ ختم نبوت پرقرآن کی چھٹی شہادت:

وَمَنۡ یُّشَاقِقِ الرَّسُوۡلَ مِنۡ بَعۡدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الۡھُدٰی وَیَتَّبِعۡ غَیۡرَ سَبِیۡلِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصۡلِہٖ جَھَنَّمَ وَسَآءَ تۡ مَصِیۡرًا (پ۵،النساء۱۱۵)
ترجمہ: ''اور جو کوئی خلاف کرے اس رسول کا۔بعد اس کے کہ ظاہر ہوئی، اس کے لیے ہدایت اور پیروی کرے اُن مسلمانوں کے علاوہ کسی اور راہ کی۔تو ہم اسے لگادیں گے اسی راہ پر، جدھر وہ پھرا اور اسے پہنچائیں گے جہنم میں، جو بُرا ٹھکانہ ہے۔''

یہاں الرّسول سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے اور آپ کے تابع ہوکر چلنا فرض بتایا گیا ہے۔آپ کے بعد اگر کوئی پیروی ہے تو اِیمان والوں کے راستے کی ہے جو اُس وقت ایمان لائے ہوئے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے،یعنی صحابہ کرام، اور اب یہ قانون قیامت تک کے لیے ہے۔اگر کسی نبی نے آنا ہوتا تو اہلِ ایمان کو

صحابہ کرام کی اتباع کی بجائے، اُس نبی کی اتباع کا حکم دیا جاتا۔ جیسا کہ پہلی امتوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا حکم دیا گیا تھا۔

معنیٰ ختم نبوت پر قرآن کی ساتویں شہادت:

لَقَد مَنَّ الله عَلَى المُومِنِينَ اِذ بَعَثَ فِيهِم رَسُولاًمِن اَنفُسِهِم (آل عمران۔۱۶۴)

ترجمہ: حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر احسان کیا۔ جبکہ اُن میں اُن ہی کی جنس سے ایک ایسے پیغمبر کو بھیجا۔

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کو اگر ایمان والوں پر احسان سے تعبیر فرمایا ہے تو اِس وجہ سے یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام عالم کے لیے رسول بنایا گیا ہے۔ فرض کریں اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو فرد کو کسی بھی حیثیت سے نبی تسلیم کیا جائے تو پھر آپ کی بعثت کی شان ''عالمیت'' نہیں رہتی اور پھر اللہ تعالیٰ کا ایمان والوں کو یہ کہنا کہ ''اُن میں رسول بھیج کر احسان فرمایا'' اِس فرمان کی کوئی حیثیت ہی باقی نہیں رہتی۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ خاتمیت وعالمگیریت اور کلام اللہ کا بہر صورت تقاضا یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہرگز کسی کو نبی نہ مانا جائے۔ اِسی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعٰلمین فرمایا گیا ہے۔

معنیٰ ختم نبوت پر قرآن کی آٹھویں شہادت

''هُوَ الَّذِی بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلاً مِّنْهُمْ یَتْلُوا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَةَ وَاِنْ کَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِی ضَلٰلٍ مُّبِینٍo وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُo''

ترجمہ: ''وہ ہے جس نے اپنا ایک رسول امّیین میں بھیجا۔ پڑھتا ہے، ان کے پاس اُس کی آیتیں اور ان کے دل سنوارتا ہے اور سکھاتا ہے، کتاب وسنت اور اس سے پہلے وہ صریح گمراہی میں تھے اور وہ مبعوث ہے، ان کے پچھلوں کے لیے بھی، جو ابھی ان سے نہیں ملے اور وہ غالب ہے، حکمت والا۔'' (پ۲۸، الجمعہ آیت:۲،۳)

حضرت سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک میری امت کے مرد اور عورتوں کی پشت، در پشت، در پشت ایسے لوگ ہوں گے جو بے حساب جنت میں جائیں گے۔'' (حضرت سہلؓ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر یہ آیت پڑھی) واخرین منهم لما یلحقوا بهم اس سے پتا چلا کہ وہ آخرین سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ہوں گے۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

''اس سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے بعد کے آنے والے لوگ ہیں۔'' (تفسیر ابن کثیر جلد۹، صفحہ۳۴۹)

اور ابناءِ فارس والی حدیث جو حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ اسے اس آیت کی تفسیر میں آ کر لکھتے ہیں:

''اس حدیث میں اس پر دلیل ہے کہ سورۃ جمعہ مدنی ہے اور یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت (آئندہ آنے والے) تمام لوگوں کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان واخرین منهم میں ان لوگوں کی نشاندہی ہے جو فارس میں ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی لیے فارس، روم اور دوسرے ممالک کو اپنی رسالت کے خطوط بھیجے۔'' (تفسیر ابن کثیر: جلد۹ ص۳۴۹)

اِس وجہ سے اِن آیات کے بعد اللہ تعالیٰ نے ذلک فضل الله یوتیه من یشاء یہ اللہ کا فضل ہے۔ اس کو فضل قرار دینے کی وجہ بھی یہی ہے۔ جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اللہ تعالیٰ کسی کو نبی بنا کر نہیں بھیجے گا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اللہ تعالیٰ کسی کو نبی بنا کر بھیجتا تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت باقی نہ رہتی۔ (روح المعانی)

معنیٰ ختم نبوت پر قرآن کی نویں شہادت:

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ عَلَیْنَا وَمَا اُنْزِلَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَا اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَانُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ. (پ۳: آل عمران، آیت ۸۴)

ترجمہ: ''آپ کہہ دیں، ہم اللہ پر ایمان لائے۔ اس پر ایمان لائے جو ہم پر اُترا، اور اُس پر جو حضرت ابراہیم، حضرت اسمٰعیل، حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوب پر اُتارا گیا اور اُس پر بھی جو حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور جو سب نبیوں کو دیا گیا۔ ہم ان میں سے کسی کو الگ نہیں کرتے اور ہم اس کے (سب پیغمبروں کو) ماننے والے ہیں۔''

یہ بات کہ ہم اس کے نبیوں میں سے کسی کا انکار نہیں کرتے۔ یہ تب ہی ہوسکتا ہے کہ سب نبی اس دنیا میں آ چکے ہوں اور ہمارا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اُن تمام نبیوں کی تصدیق ہو۔ اگر کچھ اور نبی ابھی آنے باقی ہوں تو قرآن کا یہ اعلان لانفرق بین احد منهم (ہم ان میں سے کسی کو الگ نہیں کرتے) اعجازی بلاغت سے گرتا ہے۔

سوال: اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کچھ نبیوں نے آنا ہوتا، گو غیر تشریعی درجے میں ہی سہی، تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ اس رات بیت المقدس میں آئے ہوں گے یا نہیں؟ اور اگر ایسا کوئی منظر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں دیکھا تو کیا آپ نے اس اہم بات کا اپنے صحابہؓ سے ذکر کیا؟

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر غیر تشریعی نبیوں کی بعثت مقدر ہوتی تو اُس رات وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور دکھائے جاتے، کیونکہ یہ صرف ملاقاتِ انبیاء ورُسل کا موقع نہ تھا، بلکہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی امامتِ کبریٰ کا موقع تھا، جو اُس رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نہ آئے۔ وہ دنیا میں آ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ماتحتی میں کیسے چل سکیں گے۔ اس رات تو تمام پچھلی شریعتوں والے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقتدی ہو گئے تھے۔ اس امت میں آنے والے یہ ”غیر تشریعی نبی“ (مرزا قادیانی) کتنے آوارہ نکلے کہ اس رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں جگہ نہ پا سکے۔ حق یہ ہے کہ دنیا میں صفِ انبیاء پوری ہو چکی تھی۔ جب یہ واقعہ اسراء پیش آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی غیر تشریعی نبی کا آنا مقدر نہ تھا اور نہ وہاں کسی ایسے لوگوں کی حاضری تھی۔ اگر ایسا ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو ضرور اُس دلچسپ منظر کی خبر دیتے۔

سوال: اللہ تعالیٰ نے آیتِ مذکورہ میں تمام نبیوں کا ذکر وما اوتی موسٰی وعیسٰی والنّبیّون من ربھم کے بعد کیا ہے۔ کیا موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے بعد بھی کوئی نبی آئے تھے؟

جواب: ہاں حضرت موسیٰ کے بعد کئی نبی آئے جو تورات کے مطابق فیصلے کرتے رہے۔ وہ تشریعی انبیاء تھے۔ ماسوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے۔

انا انزلنا التوراة فیھا ھدًی ونور یحکم بھا النّبیّون. (پ۶: المائدہ ۴۴)

ترجمہ: بے شک ہم نے توراۃ اتاری۔ اس میں ہدایت تھی اور نور تھا۔ ان کے نبی اسی کے مطابق فیصلے کرتے تھے۔

ہمارا اُن تمام نبیوں پر بھی ایمان ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد آتے رہے۔ ان نبیوں کو اسی صفِ انبیاء میں شمار کرنے کے لیے ان کا ذکر وَما اوتی موسٰی وعیسٰی کے بعد کیا۔ تاکہ صفِ انبیاء ان غیر تشریعی انبیاء کو بھی شامل ہو جائے۔ اب یہ صف پوری ہو چکی ہے اور ہم اس صفِ انبیاء میں سے کسی کا انکار نہیں کرتے۔ اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا۔ نہ تشریعی اور نہ غیر تشریعی۔ اس آیت سے ختم نبوت کے یہی معنی سمجھ آتے ہیں۔

معنیٔ ختم نبوت پر قرآن کریم کی دسویں شہادت:

قرآن کریم میں اس امت کا نام آخرین ہے۔ یعنی آخری امت۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ نہ آئندہ کوئی نبی ہو گا۔ نہ کوئی اور امت۔ قرآن کریم میں ہے:

ثلة من الاوّلین وثلّة من الاٰخرین (پ۲۷: الواقعہ)

ترجمہ: ”جنتوں میں بہت سے لوگ پہلوں میں ہوں گے اور بہت سے آخرین میں سے۔"

اوّلین سے مراد یا تو اُممِ سابقہ (پچھلی اُمتیں) ہیں اور یا اس امت کے دورِ اوّل کے لوگ، جو کثرت سے جنتی ہوئے، لیکن آخرین سے مراد بالاتفاق امتِ محمدیہ ہے۔ انہیں آخرین اسی لیے کہا گیا کہ یہ اس دنیا کے آخری دور کے لوگ ہیں اور یہ تبھی ہو سکتا ہے کہ یہ آخرین اسی پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہوں اور آپ کے بعد کوئی اور نبی نہ ہو۔

امامِ تفسیر حسن بصریؒ کہتے ہیں:

”ان کا ایک بڑا گروہ اگلے لوگوں میں سے ہو گا (یعنی سابقہ امتوں میں سے) اور ایک بڑا گروہ پچھلے لوگوں میں سے ہو گا (یعنی امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے“)

آخرین سے بالاتفاق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مراد ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا نام آخرین ہونا، اس بات کی قوی شہادت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی تشریعی یا غیر تشریعی نبی نہ ہو گا۔ اگر آپ کے بعد کسی غیر تشریعی نبی کا ہونا مان لیا جائے تو ظاہر ہے کہ پھر اس کی امت آخری امت ہو گی۔ نہ کہ یہ امتِ محمدیہ کا نام پائے۔

بقول خود مرزا قادیانی کے:

”جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ ضرور ہے کہ وہ ایک امت بنا دے جو اُس کو نبی سمجھتی ہو۔“

(”آئینہ کمالاتِ اسلام“، ص ۳۴۴، ”روحانی خزائن“: جلد پنجم ص ۳۴۴)

☆......☆......☆

احادیث اور ختم نبوت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ختم نبوت کا اعلان ایک عنوان سے نہیں، کئی عنوانوں سے فرمایا ہے اور پھر ایک عنوان بھی صرف ایک موقع پر نہیں، بلکہ اس کے کئی پیرایۂ بیان ہیں۔ احادیث میں اس کی اِس قدر وَضاحت اور صریح دلالت ملتی ہے کہ ختم نبوت کا کوئی پہلو پردے میں نہیں رہتا۔ چند احادیث ملاحظہ فرمائیں:

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میری مثال اور اُن پیغمبروں کی مثال جو مجھ سے پہلے گزر گئے، ایسی ہے کہ جیسے ایک شخص نے مکان بنایا اور اُس کو بہت عمدہ اور خوش نما بنایا۔ اُس کے ایک گوشہ میں صرف ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ جب اس مکان میں جاتے ہیں تو تعجب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ایک اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔ (بخاری، کتاب الانبیاء۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا بیان۔)

اِسی پیرایۂ بیان میں صحیحین میں بہ اسنادِ صحیح روایات بھی دیکھی جاسکتی ہیں۔

(۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں تمام رسولوں کا قائد ہوں اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا، اور میں تمام انبیاء کے سلسلۂ آمد کو ختم کرنے والا ہوں اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا اور میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور جس کی شفاعت قبول کی جائے گی اور یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہتا۔'' (سنن دارمی، حدیث نمبر: ۵۰)

(۳) سیّدہ ام کرز کعبیہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

''نبوت تو ختم ہوگئی ہے۔ البتہ خوش خبری دینے والے خواب باقی رہ گئے ہیں۔'' (سنن دارمی۔ حدیث نمبر ۲۱۷۵)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے ارشاد فرمایا کہ:

''تمھارا مجھ سے تعلق ویسا ہی ہے۔ جیسا ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام سے تھا، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔'' (مسلم، فضائل علیؓ بن ابی طالب)

(۵) حضرت جبیر بن مطعمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میرے بہت سے نام ہیں۔ میں احمد بھی ہوں اور محمد بھی ہوں اور اسی طرح الماحی بھی ہوں، یعنی جس سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتے ہیں۔ میں حاشر ہوں۔ قیامت کے دن لوگ میدانِ حشر میں میرے پیچھے ہوں گے اور میں عاقب بھی ہوں، یعنی پیچھے رہ جانے والا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔'' (ترمذی: جلد۲۔ حدیث ۲۶۳۹)

حدیث کے الفاظ ''عاقب'' ہوں۔ اِس پر دلالت کر رہے ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوسکے گا۔ لفظ ''عاقب'' میں وہ پہلو نہیں رہا کہ شاید اِس سے مہر لگانے والا امراد ہو۔ اب خاتم کے وہی معنیٰ لیے جائیں گے جو اُس سے لفظ عاقبت کے ساتھ جمع کر کے ملیں۔

(۶) ترمذی کی دوسری حدیث جو مناقبِ علیؓ میں ہے۔ اُس میں یہ الفاظ ہیں کہ: ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا:

''تمھارا مجھ سے تعلق ویسا ہی ہے کہ جیسا ہارون (علیہ السلام) کا موسیٰ (علیہ السلام) سے تھا، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبوت نہیں۔'' (ترمذی: جلد۲، حدیث ۳۴۹۶)

تیس کذاب:

(۷) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انّه سیکون فی امّتی ثلا ثون کذابون کلهم یزعم انّه نبیّ وانا خاتم النبیّین لانبیّ بعدی (ترمذی: جلد۲۔ ص ۲۱۱)

ترجمہ: ''تحقیق میری امت میں تیس بڑے کذاب ظاہر ہوں گے۔ ہر ایک [کذاب] کا گمان ہوگا کہ وہ اللہ کا نبی ہے۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔'' (ترمذی: جلد۲۔ ص ۲۱۱)

☆ اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تصریح فرمائی کہ جھوٹے مدعیانِ نبوت میری امت میں سے ہوں گے اور اُمتی اور محمدی ہونے کے مدعی ہوں گے، چنانچہ لفظ فی امتی ظاہر ہے اور اُن کے جھوٹا ہونے کی دلیل یہ بیان فرمائی کہ ''حالانکہ میں خاتم النّبیین ہوں''۔ اس سے واضح ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا اُمتی نبی ہونے کا دعویٰ بھی آیت خاتم النّبیین کے خلاف ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی غیر تشریعی نبی پیدا نہ ہوگا۔

☆ آپ نے خاتم النبیّین کے معنی یہی بیان فرمائے کہ آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا، کیونکہ لفظ خاتم النبیّین جس سیاق وسباق میں وارد ہے۔اس کے معنی ''آخری نبی'' کے سوا (کچھ اور) ہو ہی نہیں سکتے۔اگر یہ معنی کیا جائے کہ

''میرے بعد تیس دجال وکذاب امّتی نبی ہونے کا دعویٰ کریں گے۔حالانکہ میں نبیوں کی مہر ہوں۔جس سے میری امت میں نبی بنیں گے۔''

تو کلام بالکل غلط اور مہمل ہو جائے گا کہ اس میں اسی چیز کو ثابت کیا جا رہا ہے۔جسے کہ رد کیا جا رہا ہے۔چہ جائے کہ اسے افصح العرب والعجم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا جاسکے۔پس واضح ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک خاتم النبیّین کا معنیٰ یہ ہے کہ کوئی امّتی نبی بھی نہیں بنے گا۔

☆ بخاری کی روایت میں یہاں ''کذابون'' کے ساتھ ساتھ ''دجالون'' کا لفظ بھی موجود ہے۔(بخاری: کتاب الفتن جلد۲، ص۱۰۵۴)

دِجال کی تشریح مرزا غلام احمد قادیانی خود اِن الفاظ میں کرتا ہے کہ:

''دجال کے لیے ضروری ہے کہ کسی نبی برحق کا تابع ہو کر پھر سچ کے ساتھ باطل ملا دے۔'' (''تبلیغ رسالت''، جلد۳، ص۲۰۰)

مرزا قادیانی اقرار کرتا ہے کہ:

''دجال کے معنی بجز اِس کے اور کچھ نہیں کہ جو شخص دھوکہ دینے والا اور خدا کے کلام کی تحریف کرنے والا ہو اُس کو دَجال کہتے ہیں۔''

(''تتمہ حقیقت الوحی''، ص۲۴، ''روحانی خزائن''، جلد۲۲، ص۴۵۶)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جن تیس مدعیانِ نبوت کی خبر دی۔وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو مانتے اور اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت قرار دیتے ہوں گے اور اِس سچ کے ساتھ وہ اپنے غلط دعویٰ نبوت کو ملا کر حق وباطل کو خلط ملط کر کے حقیقی معنوں میں دجل کا حق ادا کریں گے۔اگر وہ تیس مدعیانِ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل ہو کر دعویٰ نبوت کرنے والے ہوتے اور اُن کا ختم نبوت سے تصادم کرنے والا دعویٰ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت منسوخ کرنے والا اور نئی شریعت لانے والا دعویٰ ہوتا، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ''دجالون'' کے لفظ سے ہرگز ذکر نہ فرماتے، کیونکہ مرزا قادیانی کی اپنی تصریح کے مطابق ضروری ہے کہ دجال کسی نبی برحق کا تابع ہو کر پھر باطل کو سچ کے ساتھ ملا دے۔

(۸) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''مجھے تمام انبیاء پر چھے باتوں میں فضیلت دی گئی ہے۔مجھے جوامع الکلم عطاء کیے گئے۔میری مدد مجھے رعب عطاء کر کے کی گئی۔مالِ غنیمت میری شریعت میں حلال کیا گیا۔میرے لیے ساری زمین مسجد اور سامانِ تیمّم بنائی گئی۔میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا اور انبیاء مجھ پر ختم کیے گئے۔'' (مسلم جلد اول، ص۱۹۹)

(۹) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''نبوت ورسالت دونوں منقطع ہو چکیں۔اب میرے بعد نہ کوئی نبی پیدا ہوگا اور نہ کوئی رسول۔ہاں مبشرات باقی ہیں اور مبشرات مسلمانوں کے وہ سچے خواب ہیں جو نبوت کے مختلف اجزاء میں سے محض ایک جزو ہیں۔'' (فتح الباری: جلد۱۲۔ص۳۳۲۔ترمذی جلد دوم۔ص۱۲۹)

(۱۰) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''میری امت میں ستائیس کذاب ہوں گے۔جن میں سے چار عورتیں ہوں گی۔حالانکہ میں خاتم النبیین اور میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔''

مذکورہ بالا احادیث میں بڑی وضاحت کے ساتھ جو الفاظ ''ختم نبوت'' کے حوالے سے گزرے ہیں۔اُن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں فرمایا: لا نبی بعدی یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔کہیں فرمایا: انا خاتم النبیین: میں نبیوں کے ختم پر ہوں۔کہیں فرمایا انا خاتم الانبیاء میں سلسلۂ انبیاء کو ختم کرنے والا ہوں اور کہیں واشگاف الفاظ میں فرمایا: قد انقطعت النبوۃ والرسالۃ کہ تحقیق نبوت ورسالت منقطع ہو گئیں۔ایسے تمام الفاظ جو مختلف پیرایۂ بیان میں بہت ساری احادیث میں بہت واضح انداز میں موجود ہیں۔ان میں ایک لفظ جو سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔جب کہ سب الفاظ ایک دوسرے کی زبردست معنوی تعیین کر رہے ہیں اور کوئی بھی لفظ دوسرے کی تردید نہیں کر رہا ہے۔جبکہ ختم نبوت کا معنیٰ ومفہوم ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ ''نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی بھی آدمی کسی بھی صورت میں نبی نہیں ہو سکتا۔'' چاہے وہ ہزاروں طرح کے دجل وفریب کے طریقے آزمالے، من چاہی تاویلیں کر لے۔وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے مطابق کذاب اور دجال کا ہی مصداق قرار پائے گا۔

احادیث میں آنے والے الفاظ کی مزید وضاحت:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت واضح طور پر فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔لفظ بعد کے حقیقی معنیٰ بعد ہی ہوتے ہیں۔جیسے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے آخری

وقت میں اپنے بیٹوں سے پوچھا: ''ماتعبدون من بعدی'' کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کروگے؟(پ ا، البقرہ، ع١٦) یا جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہِ طور سے واپسی پر بچھڑے کو پوجنے والوں سے کہا: ''بئسما خلفتمونی من بعدی: تم نے میرے بعد میری بری نیابت کی (پ٩، الاعراف، رکوع١٨)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیدۂ ختم نبوت **لا نبی بعدی** کو مختلف پیرایوں میں لا کر ہی نہیں سمجھایا، بلکہ آپ نے اسلام کے اس قطعی مسئلہ کے لیے اور بھی کئی عنوان اختیار فرمائے۔کبھی ایسی نفی فرمائی کہ کسی دوسرے معنوں کا احتمال تک نہ رہے۔جیسے **لم یبق من النبوۃ الا المبشرات** (نبوت کا کوئی جزو باقی نہیں رہا، سوائے سچے خوابوں کے) یا جیسے **انقطعت النبوۃ والرسالۃ** (نبوت اور رسالت دونوں کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے) کبھی آپ نے اپنے خاتم النبیین ہونے کو قصرِ نبوت کی آخری اینٹ کہا۔کبھی آپ نے اپنے آپ کو **العاقب** (سب سے پچھلا) بتایا۔کبھی یوں کہا کہ پیغمبروں کا سلسلہ مجھ پر ختم کیا گیا۔کبھی یہ کہا کہ سب لوگوں کے لیے میں ہی بھیجا گیا ہوں۔کبھی آپ نے اپنے آخرالانبیاء ہونے اور اس امت کے آخرالامم (آخری امت) ہونے کو ایک سیاق میں ذکر فرمایا۔کبھی کہا میرے بعد انبیاء نہیں۔اب خلفاء کا سلسلہ چلے گا۔

حاصل کلام یہ کہ مسئلہ ختم نبوت حدیث میں اتنے متعدد عنوانات اور بیسیوں تعبیرات سے وارد ہوا ہے کہ اس تمام مواد کو پیش نظر رکھ کر لفظ ''بعد'' کے کوئی نادر اور مجازی معنی مراد لینا، ایک سعیٔ ناکام ہے۔علمی طور پر اس کا کوئی وزن نہیں اور شرعی طور پر یہ ایک کھلا زندقہ و الحاد ہے۔اس پس منظر کو سامنے رکھتے ہوئے آپ حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر غور فرمائیں اور دیکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے **لا نبی بعدی** کے کیا معنی سمجھائے اور عقیدۂ ختم نبوت امت کو کن معنوں میں دیا۔ان احادیث کے امت نے اب تک کیا معنی سمجھے اور اس معنی و مفہوم پر احادیث کی دلیل کتنی صریح اور صحیح ہے۔

قد انقطعت کے معنی سمجھیے۔انقطاع کا تعلق ماقبل سے ہوتا ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر اب نبوتوں کا کوئی تسلسل نہیں، انقطاع ہو گیا۔یہ رسالت جامع اور تا قیامت رہنے والی ہے۔اس پر سوال وارد ہوتا ہے کہ اگر کوئی پہلا نبی آجائے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ اب وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے تابع ہو کر رہے گا۔اس کی اپنی شریعت نہ چلے گی۔

مزید برآں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت خاتم النبیین کی تفسیر جملہ ''لا نبی بعدی'' میرے بعد کوئی نبی نہیں'' کے ساتھ بیان فرمائی۔پس **''لا نبی بعدی''** کے معنی بھی متعین ہو گئے۔اب یہ کہنا صحیح نہیں کہ ''**لا نبی بعدی**'' میں صرف سلسلۂ ختم نبوت کا اختتام ہے جو تشریعی ہو۔اس لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا سیاق و سباق تو اُنہی نبیوں کی آمد پر مہر لگا رہا ہے جو غیر تشریعی اور امتی نبی ہونے کا دعویٰ کریں گے اور حق و باطل کو ملا کر دجل و الحاد کے مظہر ہوں گے۔

یاد رکھیے کہ مرزا قادیانی خود لکھتا ہے کہ:

> ''**لا نبی بعدی** میں نفی عام ہے۔'' (''ایام الصلح'' ص١٤٦، ''روحانی خزائن'' جلد١٤ ص٣٩٢، ٣٩٣)

نوٹ: اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ''**لا نبی بعدی**'' قرآنی ارشاد ''**خاتم النبیین**'' کی تفسیر ہے اور اس کا خود مرزا قادیانی نے اقرار کیا ہے کہ:

> ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم بغیر کسی استثنیٰ کے خاتم الانبیاء ہیں اور اسی بات کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر بیان فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

(''حمامۃ البشریٰ'' صفحہ٢٤، ''روحانی خزائن'' جلد٧، ص٢٠٠)

اور وہ روایت کہ جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''نبوت تو ختم ہو گئی۔البتہ خوش خبری دینے والے (خواب) باقی رہ گئے۔'' اس کی وضاحت دیگر احادیث میں یوں بیان فرمائی گئی ہے:

مبشرات اور رُویائے صالحہ کیا نبوت ہے یا محض نبوت کا ایک جزو؟ اس کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

> ''سچے خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں۔'' (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

> ''نبوت اور رِسالت دونوں منقطع ہو چکیں۔اب میرے بعد نہ کوئی نبی پیدا ہوگا، نہ کوئی رسول۔ہاں مبشرات باقی ہیں اور مبشرات مسلمانوں کے وہ سچے خواب ہیں جو نبوت کے مختلف اجزاء میں سے محض ایک جزو ہیں''۔ (فتح الباری: جلد١٢، ص٣٣٢/ الترمذی: جلد٢ ص١٢٩)

جس طرح محض ایک دانت کو دیکھ کر اُسے مکمل اِنسان نہیں کہا جا سکتا۔یا جس طرح ایک اینٹ سے مکان مراد نہیں لیا جا سکتا اور ایسے تمام اطلاقات با اعتبارِ حقیقت درست نہ ہوں گے تو فقط سچے خوابوں کو نبوت سے تعبیر کرنا بھی قطعاً درست نہیں ہو سکتا۔نبوت یا نبی کے اطلاق صرف وہی ہو سکیں گے۔جہاں ان کا وہ مفہوم پایا جائے جو شریعت نے مراد رکھا ہے۔

شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

’’سچے خوابوں پر نبوت کا جزو ہونے کے باوجود نبوت کا اطلاق نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ یہ الفاظ تو صرف اسی پر آسکتے ہیں، جسے شریعت نبی قرار دے۔ پس نبوت میں ایک خاص صفت معین ہونے کی وجہ سے اس نام کے استعمال کی بندش کر دی گئی۔‘‘ (فتوحاتِ مکیہ: جلد۲ ص۳۷۶، ۴۹۵)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انقطاعِ نبوت (نبوت منقطع ہونے) کے اعلان کے ساتھ صرف سچے خوابوں کا باقی رہنا ذکر فرمایا ہے اور درمیان میں کسی اور منزل کا بقاء ذکر نہیں فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کسی قسم کی غیر تشریعی اور ظلّی یا بروزی نبوت باقی ہوتی تو یہ اس کا موقعہ بیان تھا۔ مقامِ ذکر میں عدمِ ذکر میں یقینی طور پر ذکرِ عدم کو مستلزم ہوتا ہے۔ اس تفصیل سے یہ بات اور کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت اور رسالت کے منقطع ہونے کے بعد کسی قسم کی کوئی نبوت خواہ غیر تشریعی ہو، خواہ ظلّی اور بروزی ہو، قطعاً باقی نہیں۔ یہ محال ہے کہ اور کسی کو کسی قسم کی نبوت مل سکے۔ پس کسی اُمّتی نبی کا پیدا ہونا بھی شرعاً ممکن نہیں۔

☆☆☆

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاویٔ نبوت

عزیز طلبا و طالبات:

آپ نے اسلام کا عقیدۂ ختم نبوت قرآن وحدیث اور اقوالِ صحابہؓ کی روشنی میں ملاحظہ فرمایا۔ اب آپ نبوت کے جھوٹے دعویدار آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کے نبوت کے دعوے ملاحظہ کریں اور یہ دیکھیں کہ مرزا قادیانی نے کس مذموم انداز میں منصبِ رسالت کو پامال کرنے کی کوشش کی اور اُس شاتمِ رسول نے دعویٔ نبوت کر کے کس دیدہ دلیری کے ساتھ درحقیقت توہین رسالت کا ارتکاب بھی کیا۔ (ادارہ)

☆ خدا تعالیٰ کا کلام: ’’میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا۔‘‘ (’’حقیقۃ الوحی‘‘، ص۳۸۷، ’’روحانی خزائن‘‘ ج۲۲ ص۵۰۳، از مرزا قادیانی)

☆ خدا نے میرا نام نبی رکھا: ’’اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُسی نے مجھے بھیجا ہے اور اُسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔‘‘
(’’حقیقۃ الوحی‘‘، ص۳۸۷، ’’روحانی خزائن‘‘ ج۲۲ ص۵۰۳)

☆ بارش کی طرح وحی کا نزول: ’’مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی، اُس نے مجھے عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا، مگر اِس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔‘‘ (’’حقیقۃ الوحی‘‘، ص۱۵۰، ’’روحانی خزائن‘‘ ج۲۲ ص۱۵۳)

☆ ختم نبوت ایک باطل عقیدہ: ’’یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے، وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا ہے اور آئندہ کو قیامت تک اس (دروازہ کے کھلنے) کی کوئی امید بھی نہیں۔‘‘ (’’ضمیمہ ’براہین احمدیہ‘‘، حصہ پنجم ص۱۸۳، ’’روحانی خزائن‘ جلد۲۱ ص۳۵۴)

☆ نبوت کا دروازہ کھلا ہے: ’’پس یہ بات روزِ روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔‘‘
(’’حقیقۃ النبوۃ‘‘، ص۲۲۵، بارِ دوم دسمبر ۱۹۴۵ء۔ از مرزا بشیر الدین قادیانی)

☆ رسول اور نبی: ’’حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے۔ اُس میں ایسے الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں، نہ ایک دفعہ، بلکہ صدہا دفعہ۔‘‘ (’’ایک غلطی کا ازالہ‘‘، ص۳، ’’روحانی خزائن‘‘ ج۱۸ ص۲۰۶)

☆ ’’میں رسول اور نبی ہوں۔‘‘ (حاشیہ ’’نزول المسیح‘‘، ص۳)

☆ ’’میں جبکہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیش گوئی کے قریب خدا کی طرف سے پا کر بچشمِ خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر اِنکار کر سکتا ہوں۔‘‘ (’’ایک غلطی کا ازالہ‘‘، ص۳)

☆ ’’اس واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور اُس میں ہو کر اور اُس کے نام محمد اور احمد میں مسمّٰی ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔‘‘(’’ایک غلطی کا ازالہ‘‘،ص ۴)

☆ ’’ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔‘‘(’’بدر‘‘ قادیان،۵/مارچ ۱۹۰۸ء)

☆ ’’اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں اسے کہوں گا تُو جھوٹا ہے، کذاب ہے۔آپ کے بعد نبی آسکتے ہیں اور ضرور آسکتے ہیں۔‘‘(’’انوار خلافت‘‘ص ۶۵،از مرزا بشیر الدین محمود)

☆ خاتم النبیین:’’میں بموجبِ آیت و آخرین منھم لما یلحقوا بھم: بروزی طور پرؤ ہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا تعالیٰ نے آج سے بیس برس پہلے ’’براہین احمدیہ‘‘میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہی قرار دیا ہے۔‘‘(’’ایک غلطی کا ازالہ‘‘ص۱۰،’’روحانی خزائن‘‘جلد ۱۸،ص ۲۱۲)

☆ قادیان میں محمد رسول اللہ: قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اُتارا۔تاکہ اپنا وعدہ کو پورا کرے جو اُس نے و آخرین منھم لما یلحقوا بھم میں فرمایا تھا۔‘‘(’’کلمۃ الفصل‘‘،ص ۱۰۵۔از مرزا بشیر الدین محمود)

☆ نبیوں کی خواہش:’’اے عزیزو!تم نے وہ وقت پایا ہے۔جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اُس شخص کو یعنی مسیح موعود(مرزا قادیانی) کو تم نے دیکھ لیا۔جس کے دیکھنے کے لیے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔‘‘(’’اربعین نمبر ۴‘‘ص ۱۰۰،’’روحانی خزائن‘‘ج ۱۷،ص ۴۴۲،از مرزا قادیانی)

☆ احمد مجتبٰی ہونے کا دعویٰ:

’’منم مسیحِ زماں و منم کلیمِ خدا　　منم محمد و احمد کہ مجتبٰی باشد‘‘

(’’تریاق القلوب‘‘ص ۶،’’روحانی خزائن‘‘ج ۱۵،ص ۱۳۴)

ترجمہ: میں مسیح زماں ہوں، میں کلیمِ خدا یعنی موسیٰ ہوں۔میں محمد ہوں، میں احمد و مجتبٰی ہوں‘‘

☆☆☆

مسیح موعود کی پہچان

مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ

تعارف:

الحمدللہ و کفٰی وسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی!

امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے آخری دور میں بہ تقاضائے حکمتِ الٰہیہ دجالِ اکبر کا خراج (ظاہر ہونا) مقدر و مقرر تھا۔ جس کے شر سے تمام انبیائے سابقین اپنی اپنی امتوں کو ڈراتے آئے تھے۔ (ابوداؤد ج۲، ص۱۳۴، باب خروج الدجال عن انس) اور حسبِ تصریحاتِ احادیث متواترہ اس کا فتنہ تمام اگلے پچھلے فتنوں سے اشد ہوگا۔ اس کے ساتھ ساحرانہ قوتیں اور خوارقِ عادات بے شمار ہوں گے۔

اسی کے ساتھ زمرۂ انبیاء میں خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی مخصوص شان اور خاتم الامم کے ساتھ خاص عنایات، جن کے اظہار کے لیے بہ اقتضائے حکمتِ الٰہیہ یہ بھی مقدر و مقرر تھا کہ فتنۂ دجال سے امت کو بچانے اور دجال کو شکست دینے کے لیے حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں نزول فرمائیں گے جو اپنی مخصوص شانِ مسیحی سے مسیحِ دجال کا خاتمہ کریں گے۔

خروجِ دجال اور نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے واقعات امت مرحومہ کے آگے آنے والے تمام فتن اور واقعات میں سب سے اہم تھے۔ اسی اہمیت کے پیشِ نظر اپنی امت پر سب سے زیادہ رحیم وشفیق رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن واقعات کی تبیین و تعیین میں اور مسیح دجال و مسیح عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی علامات و نشانات بتانے میں انتہائی تفصیل و توضیح سے کام لیا ہے۔ ایک سو سے زیادہ احادیث ہیں جو مختلف اوقات میں صحابہ کرام کے مختلف مجامع میں مختلف عنوانات کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔ عیسیٰ ابن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات و علامات اور بوقتِ نزول اُن کی مکمل کیفیات کا اظہار فرمایا۔

یہ احادیث درجہ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں۔ اکابر محدثین نے اِن کو متواتر قرار دیا ہے اور خبرِ متواتر سے جو چیز ثابت ہو۔ اس کا قطعی اور یقینی ہونا تمام اہلِ عقل اور اہلِ دین کے نزدیک باتفاق مسلّم ہے۔ ان تمام احادیثِ معتبرہ کو، احقر نے اپنے عربی رسالہ ''اَلتَّصْرِیْحُ بِمَا تَوَاتَرَ فِیْ نُزُوْلِ الْمَسِیْح'' میں جمع کر دیا ہے اور اُس میں ہر حدیث پر نمبر ڈال دیے ہیں۔ اِس رسالہ میں صرف حدیث کا نمبر اور کتاب کا حوالہ دینے پر اکتفاء کیا گیا ہے اور انشاء اللہ کسی وقت ان احادیث کو مع ترجمہ و تشریح بھی شائع کر دیا جائے گا۔ (اب یہ ترجمہ و تشریح کا کام برخوردار عزیز مولوی محمد رفیع عثمانی سلمہ، مدرس دارالعلوم، کراچی نے کر دیا ہے۔ جو ''علاماتِ قیامت اور نزولِ مسیح'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ محمد شفیع ۳۰ر صفر ۱۳۹۴ھ)

علاوہ ازیں خود قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جتنی علامات اور نشانیاں بتائی ہیں۔ اُتنی کسی رسول اور نبی کے متعلق نہیں بتائیں۔ یہاں تک کہ خود سرورِ کائنات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جن پر قرآن اترا ہے۔ اُن کی بھی مادی اور جسمانی علامات و نشانات قرآن نے اس تفصیل سے نہیں بتائے۔ تمام انبیاء علیہم السلام کے درمیان صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ قرآن کا یہ معاملہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں اس پر مزید اضافہ بلاشبہ اس لیے تھا کہ آخر زمانہ میں اُن کا اس امت میں تشریف لانا مقدر و مقرر تھا۔ اس لیے ضروری سمجھا گیا کہ ان کی علامات و نشانات امت کو ایسی وضاحت سے بتا دیے جائیں کہ پھر کسی کو کسی اشتباہ و التباس کی ادنیٰ گنجائش بھی نہ رہے۔ اس رسالہ میں جمع کی ہوئی تمام علامات و نشانات کو دیکھنے کے بعد ہر شخص یہ کہہ اٹھے گا کہ کسی انسان کی تعیین کے لیے اس سے زیادہ نشانات و علامات نہیں بتائے جا سکتے اور تمام انبیاء علیہم السلام میں سے اِس کام کے لیے صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے انتخاب میں شاید یہ حکمت بھی ہو کہ اُن کی پیدائش اور خلقت و تربیت تمام بنی نوعِ انسان سے جدا، ایک خاص معجزانہ طریق پر ہوئی۔ اُن کے حالات کسی دوسرے انسان کے ساتھ ملتبس اور مشتبہ ہو ہی نہیں سکتے۔

الغرض قرآن و حدیث نے آخر زمانہ میں آنے والے مسیح عیسیٰ علیہ السلام کی تعیین اور اُس میں پیدا ہونے والے ہر التباس و اشتباہ کو رفع کرنے کے لیے اس قدر اہتمام فرمایا کہ اس سے زیادہ اہتمام عادتاً ناممکن ہے۔ تاکہ کوئی جھوٹا مدعی اپنے آپ کو مسیح موعود کہہ کر اُمت کو گمراہ نہ کر سکے۔ (قرآن مجید سے نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کا مکمل ثبوت حضرت الاستاذ العلامہ مولانا سید محمد انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''عَقِیْدَۃُ الْاِسْلَامُ فِیْ نُزُوْلِ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ'' میں اور حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی

رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب '' كَلِمَةُ اللهِ فِي حَيَاةِ رُوحُ الله ''میں تفصیل کے ساتھ موجود ہے اور اس مسئلہ سے متعلق احادیث احقر کے عربی رسالہ ''اَلتَّصْرِيحُ بِمَا تَوَاتَرَ فِي نُزُولِ الْمَسِيحِ ''میں مذکور ہیں۔) لیکن شاباش ہے، مرزا غلام احمد قادیانی کو کہ اُس نے قرآن وحدیث کے اس تمام اہتمام کے مقابلہ میں اکھاڑہ جما دیا اور اُن میں بیان کی ہوئی تمام چیزوں پر پانی پھیر کر خود مسیح موعود بن بیٹھا اور اس سے زیادہ حیرت اُن لوگوں پر ہے۔ جنھوں نے قرآن وحدیث اور آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھنے کے دعویدار ہوتے ہوئے بھی، اُس کو مسیح موعود مان لیا، لیکن اس امت میں سے کسی شخص کا مسیح موعود بننا، بغیر اس کے ممکن نہیں تھا کہ قرآن وحدیث کی قائم کی ہوئی تمام مضبوط و مستحکم بنیادوں کو اُ کھاڑ کر ایک نیا دین اور نئی ملت بنائی جائے۔ اس لیے مرزا قادیانی نے:

(۱) امت کے اجماعی عقیدہ اور قرآن وحدیث کی تصریحات کے خلاف یہ دعویٰ کیا کہ حضرت عیسیٰ کی وفات ہو چکی ہے۔ اُن کی قبر کشمیر میں ہے۔

(۲) پھر یہ دعویٰ کیا کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام دوبارہ اِس دنیا میں نہیں آئیں گے، بلکہ اُن کا شبیہ و مثیل آئے گا۔

(۳) پھر وہ شبیہ و مثیل خود بننے کی کوشش جاری کی۔

(۴) اور چونکہ حسبِ تصریحِ قرآن وحدیث و اجماعِ امت ہر قسم کی نبوت آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے۔ اب کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔ عیسیٰ علیہ السلام تو پہلے کے نبی ہیں۔ اُن کا آنا ختم نبوت کے منافی نہیں تھا۔ اگر کوئی اُن کا مثیل و شبیہ آئے تو مسئلۂ ختم نبوت اُس کی راہ میں حائل ہوتا ہے۔ اس لیے مرزا قادیانی کو اِس اجماعی مسئلہ کی تحریف کرنا پڑی اور نبوت کی خود ساختہ قسمیں بنا کر بعض اقسام کا سلسلہ جاری قرار دیا۔

(۵) آخر کار خود نبی و رسول بن گیا۔

(۶) مرزا کے دعوئ نبوت کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ جو اُس کو نہ مانے، وہ کافر قرار دیا جائے اس کے نتیجے میں مرزا قادیانی نے اپنی ایک مٹھی بھر جماعت کے سوا، امت کے ستر کروڑ مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا۔

(۷) اور یہ بھی ظاہر ہے کہ کسی مدعئ نبوت کے ماننے والے اور نہ ماننے والے ایک ملت نہیں ہو سکتے، کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ کسی نبی کے ماننے والے بھی مسلمان کہلائیں اور اُس کو جھوٹا سمجھنے والے بھی مسلمان رہیں۔ اس طرح ملتِ اسلامیہ کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ایک علیحدہ ملت کی تعمیر کی گئی۔ یہ سارے کفریات اس کے نتیجے میں آئے کہ مرزا قادیانی نے قرآن وحدیث کی بے شمار تصریحات کے خلاف اپنے آپ کو مسیح موعود قرار دیا۔

اس لیے احقر نے اِس مختصر رسالہ میں آخر زمانہ میں آنے والے مسیح علیہ السلام کی تمام نشانیاں اور علامات بحوالۂ قرآن وحدیث جمع کر دی ہیں۔ تا کہ ہر دیکھنے والا ایک نظر میں دیکھ لے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو علامات بیان کی ہیں، مرزا غلام احمد قادیانی میں اُن میں سے کوئی علامت موجود ہے یا نہیں۔

ہم نے سہولت کے لیے اِن حالات وعلامات کو ایک جدول کی صورت میں پیش کیا ہے جس کے ایک خانے میں آنے والے مسیح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی علامات ذکر کی گئی ہیں۔ دوسرے خانے میں ان کا حوالہ قرآن یا حدیث سے دیا گیا ہے۔ احادیث کی عبارت طویل تھی۔ اس لیے تمام احادیث کو مع ان کے حوالوں کے ''**التصریح بما تواتر فی نزول المسیح** ''میں جمع کر دیا ہے۔ اس جدول میں صرف حدیث کا نمبر لکھا جائے گا۔ جس کو اصل حدیث دیکھنا ہو۔ اس نمبر کے حوالہ سے ''**التصریح بما تواتر فی نزول المسیح** ''میں دیکھے۔ **وما ذالک علی اللہ بعزیز!**

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

ذٰلِکَ عِیسٰی ابنُ مَریَمَ قَولَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْہِ یَمتَرُوْنَ ○

مسیح موعود کا نام، کنیت اور لقب

۱ آپ کا نام عیسیٰ ہے۔ (علیہ السلام) ذَالِکَ عِیسَی ابنُ مَریَمَ

۲ آپ کی کنیت عیسیٰ ابن مریم ہے۔ ذَالِکَ عِیسَی ابنُ مَریَمَ قَولَ الحَقِّ

۳ آپ کا لقب، کلمۃ اللہ ہے۔ اِنَّ اللہَ یُبَشِّرُکِ بِکَلِمَۃٍ مِنہُ

۴ آپ کا لقب، مسیح ہے۔ اسمُہُ المَسِیحُ عِیسَیَ ابنُ مَریَمَ

۵ آپ کا لقب، روح اللہ ہے۔ کَلِمَتُہٗ اَلْقَاھَا اِلیٰ مَریَمَ وَرُوحٌ مِّنہُ

مسیح موعود کے خاندان کی پوری تفصیل

۶ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام مریم ہے۔ ذالِکَ عِیسَی ابنُ مَریَمَ

۷ آپ بغیر باپ کے بقدرتِ خداوندی صرف ماں سے پیدا ہوئے۔ اَنّٰی یَکُونُ لِی غُلَامٌ وَّلَم یَمسَسنِی بَشَرٌ وَّلَم اَکُ بَغِیاً.

۸ آپ کے نانا عمران علیہ السلام ہیں۔ مَریَمَ ابنَتَ عِمرَانَ الَّتِیْ

۹ آپ کی نانی امرأۃ عمران (حنہ) ہیں۔ اِذْ قَالَتِ امرَأَۃُ عِمرَانَ

۱۰ آپ کے ماموں ہارون ہیں۔ یٰٓاُختَ ھٰرُونَ
(یہاں ہارون پیغمبر مراد نہیں، بلکہ وہ تو حضرت مریم سے پہلے گزر چکے تھے۔)

۱۱ آپ کی نانی کی یہ نذر کہ اِس حمل سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ بیت المقدس کے لیے وقف کروں گی۔ اِنِّیْ نَذَرتُ لَکَ مَا فِی بَطنِیْ مُحَرَّرًا

۱۲ پھر حمل سے لڑکی کا پیدا ہونا۔ فَلَمَّا وَضَعَتھَا. (الآیۃ)

۱۳ پھر اُن کا عذر کرنا کہ یہ عورت ہونے کی وجہ سے وقف کے قابل نہیں۔ اِنِّیْ وَضَعتُھَا اُنثٰی

۱۴ اُس لڑکی کا نام مریم رکھنا۔ اِنِّیْ سَمَّیتُھَا مَریَمَ

والدۂ مسیح موعود علیہ السلام حضرت مریم کے بعض حالات

۱۵ مَسِ شیطان سے محفوظ رہنا۔ اِنِّی اُعِیذُھَا بِکَ

۱۶ اُن کی نشو ونما غیر عادی طور پر ایک دن میں سال بھر کے برابر ہونا۔ وَاَنبَتَھَا نَبَاتاً حَسَناً

۱۷ مجاورینِ بیت المقدس کا مریم کی تربیت میں جھگڑنا اور حضرت زکریاؑ کا کفیل ہونا۔ اِذْ یَختَصِمُونَ

۱۸ اُن کو محراب میں ٹھیرانا اور اُن کے پاس غیبی رزق آنا۔ کُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقاً

۱۹ زکریاؑ کا سوال اور مریم کا جواب کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ

۲۰ فرشتوں کا ان سے کلام کرنا۔ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ يٰمَرْيَمُ

۲۱ ان کا اللہ کے نزدیک مقبول ہونا۔ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ

۲۲ ان کا حیض سے پاک ہونا۔ وَطَهَّرَكِ

۲۳ تمام دنیا کی موجودہ عورتوں سے افضل ہونا۔ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَاءِ الْعٰلَمِيْنَ

حضرت مسیح علیہ السلام کے ابتدائی حالات، اِستقرارِ حمل وغیرہ

۲۴ مریم کا ایک گوشہ میں جانا اِذِانْتَبَذَتْ

۲۵ اس گوشہ کا شرقی جانب میں ہونا، ان کا پردہ ڈالنا مَكَانًا شَرْقِيًّا. فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا

۲۶ ان کے پاس بشکلِ انسان فرشتہ کا آنا فَاَرْسَلْنَا اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا

۲۷ مریم کا پناہ مانگنا اِنِّيْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ

۲۸ فرشتہ کا من جانبِ اللہ ولادتِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خبر دینا۔ لِاَهَبَ لَكِ غُلاماً زَكِيًّا

۲۹ مریم کا اس خبر پر تعجب کرنا کہ بغیر صحبتِ مرد کے کیسے بچہ ہوگا؟ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلَامٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ

۳۰ فرشتہ کا منجانب اللہ یہ پیغام دینا کہ اللہ تعالیٰ پر یہ سب آسان ہے۔ قَالَ رَبُّكِ هُوَعَلَيَّ هَيِّنٌ

۳۱ بحکم خداوندی بغیر صحبتِ مرد کے اُن کا حاملہ ہونا فَحَمَلَتْهُ

۳۲ دردِ زہ کے وقت ایک کھجور کے درخت کے نیچے جانا۔ فَاَجَاءَ هَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ

آپ کی ولادت کس جگہ اور کس طرح پر ہوئی؟

۳۳ مسکونہ مکان سے دُور ایک باغ کے گوشہ میں ولادت ہوئی۔ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَاناً قَصِيًّا.

۳۴ حضرت مریم ایک کھجور کے درخت کے تنے پر ٹیک لگائے ہوئے تھیں۔ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ

۳۵ ولادت کے بعد مریم کا بوجہ حیاء کے پریشان ہونا اور لوگوں کی تہمت سے ڈرنا۔ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا

۳۶ درخت کے نیچے سے فرشتہ کا آواز دینا۔ فَنَادٰهَا مِنْ تَحْتِهَا

۳۷	کہ گھبراؤ نہیں اللہ نے تمہیں ایک سردار دیا ہے۔	اَلَّا تَحۡزَنِیۡ قَدۡ جَعَلَ رَبُّکِ تَحۡتَکِ سَرِیًّا
۳۸	ولادت کے بعد حضرت مریم کی غذا تازہ کھجوریں۔	تُسَاقِطۡ عَلَیۡکِ رُطَبًا جَنِیًّا
۳۹	حضرت مریم کا آپ کو گود میں اٹھا کر گھر لانا۔	فَاَتَتۡ بِہٖ قَوۡمَهَا تَحۡمِلُہٗ
۴۰	ان کی قوم کا تہمت رکھنا اور بدنام کرنا	یٰمَرۡیَمُ لَقَدۡ جِئۡتِ شَیۡئًا فَرِیًّا
۴۱	حضرت مریم سے رفعِ تہمت کے لئے مِن جانبِ اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کلام فرمانا اور یہ فرمانا کہ میں نبی ہوں۔	قَالَ اِنِّیۡ عَبۡدُ اللّٰہِ اٰتٰنِیَ الۡکِتٰبَ وَجَعَلَنِیۡ نَبِیًّا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خصائص

۴۲	مسیح موعود کا مُردوں کا بحکمِ خدا زندہ کرنا۔	وَاُحۡیِی الۡمَوۡتٰی
۴۳	برص کے بیمار کو شفا دینا۔	اُبۡرِئُ الۡاَکۡمَہَ وَالۡاَبۡرَصَ
۴۴	مادرزاد اندھے کو بحکمِ الٰہی شفا دینا۔	〃 〃 〃
۴۵	مٹی کی چڑیوں میں بحکمِ الٰہی جان ڈالنا۔	فَاَنۡفُخُ فِیۡهِ فَیَکُوۡنُ طَیۡرًا بِاِذۡنِ اللّٰہِ
۴۶	آدمیوں کے کھائے ہوئے کھانے کا بتا دینا کہ کیا کھایا تھا؟	〃 〃 〃
۴۷	جو چیزیں لوگوں کے گھروں میں چھپی ہوئی رکھی ہیں۔ اُن کو بِن دیکھے بتا دینا۔	وَاُنَبِّئُکُمۡ بِمَا تَاۡکُلُوۡنَ وَمَا تَدَّخِرُوۡنَ فِیۡ بُیُوۡتِکُمۡ
۴۸	کفارِ بنی اسرائیل کا حضرت عیسیٰ کے قتل کا ارادہ کرنا اور حفاظتِ الٰہی۔	وَمَکَرُوۡا وَمَکَرَ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیۡرُ الۡمَاکِرِیۡنَ
۴۹	کفار کے نرغہ کے وقت آپ کو آسمان پر زندہ اٹھانا	اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ.

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حُلیہ

۵۰	آپ کا وجیہ ہونا۔	وَجِیۡهًا فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ
۵۱	آپ کا قد و قامت درمیانہ ہے۔	حدیث نمبر۱۰، بروایت ابوداؤد وابن ابی شیبہ واحمد وابن حبان وصحح ابن حجر فی الفتح
۵۲	رنگ سفید سرخی مائل ہے۔	〃 〃 〃
۵۳	بالوں کی لمبائی دونوں شانوں تک ہوگی۔	〃 〃 〃
۵۴	بالوں کا رنگ بہت سیاہ چمک دار ہوگا۔ جیسے نہانے کے بعد بال ہوتے ہیں۔	〃 〃 〃
۵۵	بال گھنگھریالے ہوں گے۔	〃 〃 〃 (بعض روایات میں ہے کہ سیدھے بال ہوں گے جیسا کہ حدیث نمبر ۱۵ میں ہے، ممکن ہے کہ اختلاف دو وقتوں کے لحاظ سے ہو)

۵۶ صحابہ میں آپ کے مشابہ عروہؓ بن مسعود 〃 〃 〃
ہیں۔

۵۷ آپ کی خوراک لوبیا اور جو چیزیں آگ پر نہ پکیں۔ حدیث نمبر ۲۷، رواہ الدیلمی

آخر زمانہ میں آپ کا دوبارہ نزول

۵۸ قربِ قیامت میں پھر آسمان سے اُترنا۔ حدیث نمبر ا، الغایت نمبر ۷۵

۵۹ نزول کے وقت آپ کا لباس، دو زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے ہوں گے۔ حدیث نمبر ۱۰، ابوداؤد وغیرہ

۶۰ آپ کے سر پر ایک لمبی ٹوپی ہوگی۔ حدیث نمبر ۴۸، ابن عساکر

۶۱ آپ ایک زرہ پہنیں گے۔ حدیث نمبر ۶۸، دُرِّ منثور

بوقتِ نزول آپ کے بعض حالات

۶۲ دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے اتریں گے۔ حدیث نمبر ۵، مسلم، ابوداؤد، ترمذی۔ احمد

۶۳ آپ کے ہاتھ میں ایک حربہ ہوگا۔ جس سے دجال کو قتل کریں گے۔ حدیث نمبر ۴۸، ابن عساکر

۶۴ اُس وقت جس کسی کافر پر آپ کے سانس کی ہوا پہنچ جائے گی۔ وہ مر جائے گا۔ حدیث نمبر ۵، صحیح مسلم

۶۵ سانس کی ہوا اُتنی دُور تک پہنچے گی۔ جہاں تک آپ کی نظر جائے گی۔ 〃 〃 〃

مقامِ نزول اور وقتِ نزول کی مکمل تعیین و توضیح

۶۶ آپ کا نزول دمشق میں ہوگا۔ حدیث نمبر ۵، مسلم

۶۷ دمشق کی جامع مسجد میں نزول ہوگا۔ 〃 〃 〃

۶۸ جامع مسجد دمشق کے بھی شرقی گوشہ میں نزول ہوگا 〃 〃 〃

۶۹ نمازِ صبح کے وقت آپ کا نزول ہوں گے 〃 〃 〃

بوقتِ نزول حاضرین کا مجمع اور ان کی کیفیت

۷۰ مسلمانوں کی ایک جماعت مع امام مہدیؑ کے مسجد میں موجود ہوگی۔ جو دجال سے لڑنے کے لیے جمع ہوئے ہوں گے۔ حدیث ۷، مسلم

۷۱ اُن کی تعداد آٹھ سو مرد اور چار سو عورتیں ہوں گی حدیث نمبر ۶۹، دیلمی

۷۲ بوقتِ نزولِ عیسیٰ علیہ السلام، یہ لوگ نماز کے لیے صفیں درست کرتے ہوئے ہوں گے۔ 〃 〃 〃

۷۳ اُس جماعت کے امام اُس وقت حضرت مہدی ہوں گے۔ — حدیث نمبر ۱۳، نمبر ۴۱ تا نمبر ۴۳

۷۴ حضرت مہدیؓ، عیسیٰ علیہ السلام کو امامت کے لیے بلائیں گے اور وہ انکار کریں گے۔ — حدیث نمبر ۳ مسلم و احمد

۷۵ جب حضرت مہدیؓ پیچھے ہٹنے لگیں گے تو عیسیٰ علیہ السلام اُن کی پشت پر ہاتھ رکھ کر اُنہیں امام بنائیں گے۔ — حدیث نمبر ۱۳، ابوداؤد، ابن ماجہ ابن حبان، ابن خزیمہ

۷۶ پھر حضرت مہدیؓ نماز پڑھائیں گے۔ — حدیث نمبر ۴۱، ابونعیم

بعدِ نزول آپ کتنے دنوں دنیا میں رہیں گے؟

۷۷ آپ چالیس سال دنیا میں قیام فرمائیں گے۔ — حدیث نمبر ۱۰، ابوداؤد، ابن ابی شیبہ، احمد، ابن حبان، ابن جریر

بعدِ نزول آپ کا نکاح اور اولاد

۷۸ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں نکاح ہوگا۔ — حدیث ۷۳، فتح الباری و ۵۸، حدیث ۱۰۱، کتاب الخطط اللمقریزی

۷۹ بعدِ نزول آپ کے اولاد ہوگی۔ — حدیث ۷۳، مذکور

نزول کے بعد مسیح موعود کے کارنامے

۸۰ آپ صلیب توڑیں گے۔ یعنی صلیب پرستی کو اُٹھا دیں گے۔ — حدیث نمبر ۱، بخاری و مسلم

۸۱ خنزیر کو قتل کریں گے یعنی نصرانیت کو مٹائیں گے — 〃 〃 〃

۸۲ آپ نماز سے فارغ ہو کر دروازۂ مسجد کھلوائیں گے اور اُس کے پیچھے دجال ہوگا۔ — حدیث نمبر ۱۳

۸۳ دجّال اور اُس کے ساتھیوں سے جہاد کریں گے — 〃 〃 〃

۸۴ دجّال کو قتل فرمائیں گے۔ — 〃 〃 〃

۸۵ دجّال کا قتل ارضِ فلسطین میں بابِ لُدّ کے پاس واقع ہوگا۔ — 〃 〃 〃

۸۶ اُس کے بعد تمام دنیا مسلمان ہو جائے گی۔ — 〃 〃 〃

۸۷ جو یہودی باقی ہوں گے چُن چُن کر قتل کر دیے جائیں گے۔ — 〃 〃 〃

۸۸ کسی یہودی کو کوئی چیز پناہ نہ دے سکے گی۔ — 〃 〃 〃

۸۹ یہاں تک کہ درخت اور پتھر بول اُٹھیں گے کہ ہمارے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے۔ — 〃 〃 〃

۹۰ اُس وقت اسلام کے سوا تمام مذاہب مٹ جائیں گے۔ — حدیث نمبر ۱۰، ابوداؤد، احمد، ابن ابی شیبہ، ابن حبان، ابن جریر

۹۱	اور جہاد موقوف ہو جائے گا، کیونکہ کوئی کافر ہی باقی نہ رہے گا۔	حدیث نمبر۱، بخاری و مسلم
۹۲	اور اِس لیے جزیہ کا حکم بھی باقی نہ رہے گا	حدیث نمبر۴، مسند احمد
۹۳	مال وزر لوگوں میں اتنا عام کردیں گے کہ کوئی قبول نہ کرے گا۔	حدیث نمبر۱، مذکور
۹۴	حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کی امامت کریں گے۔	حدیث نمبر۴، مسلم، مسند احمد
۹۵	حضرت مسیح مقامِ فج الروحاء میں تشریف لے جائیں گے۔	〃 〃 〃
۹۶	حج یا عمرہ، یا دونوں کریں گے۔	〃 〃 〃
۹۷	رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر تشریف لے جائیں گے۔	درمنثور
۹۸	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے سلام کا جواب دیں گے۔ جس کو سب حاضرین سُنیں گے۔	〃 〃 〃

مسیح موعود علیہ السلام لوگوں کو کس مذہب پر چلائیں گے

۹۹	آپ قرآن و حدیث پر خود بھی عمل کریں گے اور لوگوں کو بھی اُس پر چلائیں گے۔	حدیث نمبر۵۵، اشاعہ

مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ظاہری و باطنی برکات

۱۰۰	ہر قسم کی دینی و دُنیوی برکات نازل ہوں گی۔	حدیث نمبر۵ مسلم، ابوداؤد، ترمذی، مسند احمد
۱۰۱	سب کے دلوں سے بغض و حسد اور کینہ نکل جائے گا۔	حدیث نمبر۱، مسلم وغیرہ
۱۰۲	ایک انار اِتنا بڑا ہو گا کہ ایک جماعت کے لیے کافی ہو گا۔	حدیث نمبر۵، مذکور
۱۰۳	ایک دودھ دینے والی اونٹنی لوگوں کی ایک جماعت کے لیے کافی ہو گی۔	〃 〃 〃
۱۰۴	ایک دودھ دینے والی بکری ایک قبیلہ کے لیے کافی ہو گی۔	〃 〃 〃
۱۰۵	ہر ڈنک والے زہریلے جانور کا ڈنک وغیرہ نکال لیا جائے گا۔	حدیث نمبر۱۳، ابوداؤد، ابن ماجہ
۱۰۶	یہاں تک کہ ایک لڑکی اگر سانپ کے منہ میں ہاتھ دے گی، تو وہ اُس کو نقصان نہ پہنچائے گا۔	حدیث نمبر۱۳، ابوداؤد، ابن ماجہ
۱۰۷	ایک لڑکی شیر کو بھگا دے گی، اور وہ اُس کو کوئی تکلیف نہ پہنچا سکے گا۔	〃 〃 〃

۱۰۸ بھیڑیا، بکریوں کے ساتھ ایسے رہے گا، جیسے کُتّا، ریوڑ کی حفاظت کے لیے رہتا ہے۔ 〃 〃 〃

۱۰۹ ساری زمین مسلمانوں سے اِس طرح بھر جائے گی۔ جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے۔ 〃 〃 〃

۱۱۰ صدقات کا وصول کرنا چھوڑ دیا جائے گا۔ 〃 〃 〃

یہ برکات کتنی مدت تک رہیں گی؟

۱۱۱ یہ برکات سات سال تک رہیں گی۔ حدیث نمبر ۶، مسلم واحمد، حاکم

لوگوں کے حالاتِ متفرقہ جو مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں ہوں گے

۱۱۲ رُومی لشکر مقامِ اعماق یا دابق میں اُترے گا۔ حدیث نمبر ۷، مسلم

۱۱۳ اُن سے جہاد کے لیے مدینہ منوّرہ سے ایک لشکر چلے گا۔ 〃 〃

۱۱۴ یہ لشکر اَپنے زمانہ کے بہترین لوگوں کا مجمع ہوگا۔ 〃 〃 〃

۱۱۵ اُن کے جہاد میں لوگوں کے تین ٹکڑے ہو جائیں گے۔ 〃 〃 〃

۱۱۶ ایک تہائی حصہ شکست کھائے گا۔ 〃 〃 〃

۱۱۷ ایک تہائی شہید ہو جائے گا۔ 〃 〃 〃

۱۱۸ ایک تہائی فتح پائیں گے۔ 〃 〃 〃

۱۱۹ قسطنطنیہ فتح کریں گے۔ 〃 〃 〃

پہلے دجال کے ظاہر ہونے کی غلط خبر مشہور ہونا

۱۲۰ جس وقت وہ غنیمت تقسیم کرنے میں مشغول ہوں گے تو دَجال کے ظاہر ہونے کی غلط خبر مشہور ہو جائے گی۔ حدیث نمبر ۷، مسلم

۱۲۱ لیکن جب یہ لوگ ملک شام میں واپس آئیں گے تو دَجال نکل آئے گا۔ 〃 〃 〃

اُس زمانے میں عرب کا حال

۱۲۲ عرب اُس زمانہ میں بہت کم ہوں گے اور سب کے سب بیت المقدس میں ہوں گے۔ حدیث نمبر ۷، ابوداوٗد، ابن ماجہ

لوگوں کے بقیہ حالات

۱۲۳ مسلمان دجال سے بچ کر، افیق پہاڑ پر جمع ہو جائیں گے (یہ پہاڑ ملکِ شام میں ہے) حدیث نمبر ۱۶، احمد، حاکم، طبرانی

۱۲۴ اُس وقت مسلمان سخت فقر و فاقہ میں مبتلا ہوں گے۔ یہاں تک کہ بعض لوگ اپنی کمان کا چلّہ جلا کر کھا جائیں گے۔ 〃 〃 〃

۱۲۵ اس وقت اچانک ایک منادی آواز دے گا کہ تمہارا فریاد رس آ گیا۔ 〃 〃 〃

۱۲۶ لوگ تعجب سے کہیں گے کہ یہ تو کسی پیٹ بھرے ہوئے کی آواز ہے۔ 〃 〃 〃

غزوۂ ہندوستان کا ذکر

۱۲۷ ایک مسلمانوں کا لشکر ہندوستان پر جہاد کرے گا اور اُس کے بادشاہوں کو قید کر لے گا۔ حدیث نمبر ۴۶، ابونعیم

۱۲۸ یہ لشکر اللہ کے نزدیک مقبول اور مغفور ہوگا۔ 〃 〃 〃

۱۲۹ جس وقت یہ لشکر واپس ہوگا تو عیسیٰ علیہ السلام کو ملکِ شام میں پائے گا۔ 〃 〃 〃

۱۳۰ بنی عباس اُس وقت گاؤں میں رہیں گے۔ حدیث نمبر ۴۹، ابن نجار

۱۳۱ اور سیاہ کپڑے پہنیں گے۔ 〃 〃 〃

۱۳۲ اور اُن کے متبعین اہلِ خراسان ہوں گے۔ 〃 〃 〃

۱۳۳ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اعتماد پر تمام دنیا سے مستغنی ہو جائیں گے۔ 〃 〃 〃

مسیح موعود کے زمانہ کے اہم واقعات

آپ کے نزول سے پہلے دجال کا ظہور

۱۳۴ شام وعراق کے درمیان سے دجال نکلے گا۔ حدیث نمبر ۵، مذکور

دجال کی علامات

۱۳۵ اُس کی پیشانی پر کافر اِس صورت میں لکھا ہوگا: ک، ف، ر حدیث نمبر ۳۱، مسند احمد

۱۳۶ وہ بائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔ 〃 〃 〃

۱۳۷ داہنی آنکھ میں سخت ناخنہ ہوگا۔ 〃 〃 〃

۱۳۸ تمام دنیا میں پھر جائے گا۔ کوئی جگہ باقی نہ رہے گی۔ جس کو وہ فتح نہ کرے۔ حدیث نمبر ۳۱، مسند احمد

۱۳۹ البتہ حرمین، مکہ ومدینہ اُس کے شر سے محفوظ رہیں گے۔ 〃 〃 〃

۱۴۰ مکہ معظّمہ اور مدینہ طیبہ کے ہر راستہ پر فرشتوں کا پہرہ ہوگا۔ جو دجّال کو اندر نہ گھسنے دیں گے۔ حدیث نمبر ۱۳

۱۴۱	جب مکہ و مدینہ سے دفع کر دیا جائے گا تو ظریب احمر میں سنجہ (کھاری زمین) کے ختم پر جا کرٹھیرے گا۔	〃 〃 〃
۱۴۲	اس وقت میں تین زلزلے آئیں گے جو منافقین کو مدینہ سے نکال پھینکیں گے اور تمام منافق مرد وعورت دجال کے ساتھ ہوجائیں گے۔	حدیث نمبر۳۱، مسند احمد
۱۴۳	اس کے ساتھ ظاہری طور پر جنت و دوزخ ہوگی مگر حقیقت میں اُس کی جنت، دوزخ اور دوزخ جنت ہوگی۔	〃 〃 〃
۱۴۴	اُس کے زمانہ میں ایک دن سال بھر کے برابر اور دوسرا مہینہ کے برابر اور تیسرا ہفتہ کے برابر ہوگا، اور پھر باقی ایام عادت موافق کے ہوں گے۔	〃 〃 〃
۱۴۵	وہ ایک گدھے پر سوار ہوگا۔ جس کے دونوں کانوں کا درمیانی فاصلہ چالیس ہاتھ ہوگا۔	〃 〃 〃
۱۴۶	اس کے ساتھ شیاطین ہوں گے جو لوگوں سے کلام کریں گے۔	〃 〃 〃
۱۴۷	جب وہ بادل کو کہے گا فوراً بارش ہوجائے گی۔	حدیث نمبر۵، مذکور
۱۴۸	اور جب چاہے گا تو قحط پڑ جائے گا۔	〃 〃 〃
۱۴۹	مادرزاد اندھے اور اَبرص کو تندرست کردے گا۔	〃 〃 〃
۱۵۰	زمین کے پوشیدہ خزانوں کو حکم دے گا تو فوراً باہر آکر اس کے پیچھے ہوجائیں گے۔	حدیث نمبر۳۸، طبرانی
۱۵۱	دجال ایک نوجوان آدمی کو بلائے گا اور تلوار سے اس کے دوٹکڑے بیچ سے کردے گا اور پھر اُس کو بلائے گا تو وہ صحیح سالم ہوکر ہنستا ہوا سامنے آجائے گا۔	〃 〃 〃
۱۵۲	اس کے ساتھ ستّر ہزار یہودی ہوں گے جن کے پاس جڑاؤ تلواریں اور ساج ہوں گے۔	حدیث نمبر۱۳، ابوداؤد، ابن ماجہ وغیرہ
۱۵۳	لوگوں کے تین فرقے ہوجائیں گے۔ ایک فرقہ دجّال کا اتباع کرے گا اور ایک فرقہ اپنی کاشت کاری میں لگا رہے گا اور ایک فرقہ دریائے فرات کے کنارے پر اُس کے ساتھ جہاد کرے گا۔	حدیث نمبر۷۰، ابن ابی شیبہ، عباس بن حمید، حاکم بیہقی، ابن ابی حاکم
۱۵۴	مسلمان ملک شام کی بستیوں میں جمع ہوجائیں گے اور دجّال کے پاس ایک ابتدائی لشکر بھیجیں گے	〃 〃 〃
۱۵۵	اس لشکر میں ایک شخص، ایک سرخ (یا سیاہ، سفید) گھوڑے پر سوار ہوگا اور یہاں یہ سارا لشکر شہید ہوجائے گا ان میں سے ایک بھی واپس نہ آئے گا۔	〃 〃 〃

دجّال کی ہلاکت اور اُس کے لشکر کی شکست

۱۵۶ دجّال جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو اِس طرح پگھلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں پگھلتا ہے۔ حدیث نمبر۱۳، مذکور

۱۵۷ اُس وقت تمام یہودیوں کو شکست ہوگی حدیث نمبر ۱۳، ۱۴

یاجُوج ماجُوج کا نکلنا اور اُن کے بعض حالات

۱۵۸ اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو نکالے گا۔ جن کا سیلاب تمام عالم کو گھیر لے گا۔ حدیث نمبر ۵، مذکور

۱۵۹ اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمام مسلمانوں کو طور پہاڑ پر جمع فرمائیں گے۔ " " "

۱۶۰ یاجوج ماجوج کا ابتدائی حصہ جب دریائے طبریہ پر گزرے گا تو سارے دریا کو پی کر صاف کردے گا۔ " " "

۱۶۱ اس وقت ایک بیل لوگوں کے لیے سو دِینار سے بہتر ہوگا (بوجہ قحط کے یا دنیا سے قلتِ رغبت کی وجہ سے) " " "

مسیح موعود کا یاجوج ماجوج کے لیے بددعا فرمانا اور اُن کی ہلاکت

۱۶۲ اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام یاجوج ماجوج کے لیے بددعا فرمائیں گے۔ حدیث نمبر ۵، مذکور

۱۶۳ اللہ تعالیٰ اُن کے گلوں میں ایک گلٹی نکال دے گا جس سے سب کے سب دفعتہً مرے ہوئے رہ جائیں گے۔ " " "

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جبلِ طور سے اُترنا

۱۶۴ اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو لے کر جبلِ طُور سے زمین پر اُتریں گے۔ حدیث نمبر ۵، مذکور

۱۶۵ مگر تمام زمین یاجوج ماجوج کے مُردوں کی بدبو سے بھری ہوئی ہوگی۔ " " "

۱۶۶ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دعا فرمائیں گے کہ بدبو دُور ہوجائے۔ " " "

۱۶۷ اللہ تعالیٰ بارش برسائے گا۔ جس سے تمام زمین دُھل جائے گی۔ " " "

۱۶۸ پھر زمین اپنی اصلی حالت پر پھولوں اور پھلوں سے بھر جائے گی۔ " " "

مسیح موعود کی وفات اور اُس سے قبل و بعد کے حالات

۱۶۹ حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو فرمائیں گے کہ میرے بعد ایک شخص کو خلیفہ بنائیں جس کا نام مُقعد ہے۔ حدیث نمبر ۵۵، الاشاعۃ للبرزنجی

۱۷۰ اس کے بعد آپ کی وفات ہو جائے گی۔ حدیث نمبر ۵۵ و ۱۵، مسند احمد و حافظ

۱۷۱ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر میں چوتھی قبر آپ کی ہوگی۔ 〃 〃 〃

۱۷۲ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعمیلِ ارشاد کے لیے مُقعد کو خلیفہ بنائیں گے۔ 〃 〃 〃

۱۷۳ پھر مُقعد کا بھی انتقال ہو جائے گا۔ 〃 〃 〃

۱۷۴ پھر لوگوں کے سینوں سے قرآن اٹھا لیا جائے گا۔ 〃 〃 〃

۱۷۵ یہ واقعہ مُقعد کی موت سے تین سال بعد ہوگا۔ 〃 〃 〃

۱۷۶ اس کے بعد قیامت کا حال ایسا ہوگا جیسے کوئی پورے نو مہینے کی حاملہ، کہ معلوم نہیں کب ولادت ہو جائے۔ 〃 〃 〃

۱۷۷ اس کے بعد قیامت کی بالکل قریبی علامت ظاہر ہوں گی۔ 〃 〃 〃

ذٰلِکَ عِیسٰی ابْنُ مَرْیَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ o

مسیح موعود علیہ السلام کی مکمل سوانح حیات اور عمر بھر کے کارنامے اور اُن کے مسکن و مدفن کا پورا جغرافیہ، اِس تفصیل و تحقیق کے ساتھ قرآنی آیات اور حدیث کی روایات کی صورت میں جب ایک سمجھ دار آدمی کے سامنے آتا ہے تو خود بخود یہ سوال پیدا ہو جاتا ہے کہ لاکھوں انبیاء علیہم السلام کی عظیم الشان جماعت میں سے صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کیا خصوصیت ہے کہ اُن کے تذکرہ کو قرآن وحدیث نے اِتنی زیادہ اہمیت دی ہے کہ کسی اور نبی کے لیے اس کا عشرِ عشیر بھی مذکور نہیں ہے۔ یہاں تک کہ سیّد الاوّلین وَالآخرین، خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات طیّبات اور سیرت وشمائل بھی قرآن عزیز میں اِس قدر تفصیل وتوضیح کے ساتھ نظر نہیں آتے۔ حالانکہ تمام انبیاء ورُسل کی جماعت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیادت وعظمت باجماعِ اُمت ثابت ہونے کے علاوہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے مقاصد میں بتصریحِ قرآن مجید، یہ بھی ایک اہم مقصد ہے کہ دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا اعلان فرماتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیادت کا سِکّہ قلوب پر بٹھا دیں۔ اِن حالات پر نظر کرتے ہوئے یہ یقین کرنا پڑتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تذکرہ کی یہ اہمیت ضرور کسی بڑی مصلحت وحکمت پر مبنی ہے۔

پھر جب ذرا تأمل سے کام لیا جاتا ہے تو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ خصوصی اہمیت بھی ان عنایاتِ الٰہیہ کا نتیجہ ہے، جو اَزل سے امتِ محمدیہ کی قسمت میں مقدر ہو چکی تھیں اور حضرت خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ رحمتہُ اللعالمین کا ایک مظہر ہے۔ جس نے امت کے لیے مذہبی شاہراہ کو اتنا ہموار اور صاف کر چھوڑا ہے کہ اُس کا لیل ونہار برابر ہے۔ اس راستہ کے قدم قدم پر ایسے نشانات بتا دیے ہیں کہ چلنے والے کو کہیں اِلتباس پیش نہیں آسکتا۔ یعنی قیامت تک جتنے قابل اِقتداء انسان پیدا ہونے والے تھے۔ اُن میں سے اکثر کے نام لے لے کر اُن کی مفصل کیفیات اُمت کو مطلّع فرما دیں۔ تا کہ اپنے اپنے وقت میں جب یہ بزرگانِ دین ظاہر ہوں تو اُمت ان کے قدم لے اور اُن کے افعال وأقوال کو اپنا اُسوہ بنائے۔

پھر اِرشاد وہدایت کے سلسلہ میں چونکہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نبوت کی شانِ امتیاز رکھتے ہیں۔ اس لیے اُن کے ذکر کی اہمیت سب سے زیادہ ہونا لازمی تھی، کیونکہ نبی کی شان تمام دنیا سے برتر ہے۔ اس کی ادنیٰ توہین وتنقیص کا اشارہ بھی کفرِ صریح ہے۔ تمام مرشدین اور مجددینِ امت کی شخصی معرفت میں، اگر کوئی شبہ باقی بھی رہے، تو بجز اس کے کہ اُن کی برکات وفیوض سے محرومی ہو، امت کے ایمان کا خطرہ نہیں ہے۔ بخلافِ مسیح علیہ السلام کے کہ اُن کی علامات اور پہچان میں کوئی شبہ کا موقع یا التباس کی گنجائش رہے اور اُمتِ مرحومہ ان کو نہ پہچانے تو یہاں کفر و اِیمان کا سوال پیدا ہوتا ہے اور اُمت کا ایمان خطرہ میں آجاتا ہے۔ اندیشہ قوی ہوتا ہے کہ نہ پہچاننے کی وجہ سے امت آپ کی توہین وتنقیص میں مبتلا ہو کر ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور پھر دَجالی فتنوں اور یاجوج ماجوج کی بلاؤں کا شکار ہو جائے۔ اس لیے رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا فرض تھا کہ مسیح علیہ السلام کی پہچان کو اِتنا روشن فرما دیں کہ کسی بصیر انسان کو اُن سے آنکھ چرانے کی مجال نہ رہے۔ خدا کی ہزاراں ہزار رحمتیں اور بے شمار درود اُس حریص بالمؤمنین اور رؤف ورحیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جس نے اس مسئلہ کو اتنا صاف اور روشن فرما دیا کہ اس سے زیادہ واضح ہونا عادۃً ناممکن ہے۔

دنیا میں ایک شخص کی تعریف اور پہچان کے لیے اُس کا نام اور وَلدیت وسکونت وغیرہ، دو تین اوصاف بتا دینا، ایسا کافی ہو جاتا ہے کہ پھر اس میں کوئی شک باقی نہیں رہتا۔ ایک پوسٹ کارڈ پر جب یہ دو تین نشان لکھ دیے جاتے ہیں تو وہ کارڈ مشرق سے مغرب میں ٹھیک اپنے مکتوب الیہ کے پاس پہنچتا ہے۔ اور کسی دوسرے کو یہ مجال نہیں ہوتی کہ اس پر حق ثابت کر دے یا چٹھی رساں سے یہ کہہ کر لے لے کہ میں ہی اس کا مکتوب الیہ ہوں۔

لیکن ہمارے آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اِنہی نشانات کے بتا دینے پر اِکتفاء نہیں فرمایا، بلکہ مسیح علیہ السلام کے نام کی جو چٹھی مسلمانوں کے ہاتھوں میں دی ہے۔ اُس کی پشت پر پتا کی جگہ اُن کی ساری سوانح عمری اور شمائل وخصائل، حلیہ، لباس، اور عملی کارنامے، بلکہ اُن کے مقامِ نزول اور جائے قرار مسکن و مدفن کا پورا جغرافیہ بھی تحریر فرما دیا ہے، اور پھر اسی پر بس نہیں فرمائی، بلکہ آپ کا شجرۂ نسب اور آپ کے متعلقین تک کے احوال کو مفصل لکھ دیا ہے، مگر افسوس کہ اِس پر بھی بعض قزاق اس فکر میں ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تمام کوشش پر (خاکش بدہن) خاک ڈال کر اِس چٹھی کو قبضا لیں اور اِس طرح دنیا میں مسیح موعود بن بیٹھیں۔

☆......☆......☆

مرزائیوں سے چند سوال

مجھ کو یہ پوچھنا ہے، مرزا سے یہ کبھی ہوش میں بھی آتے ہیں

وہ لوگ جو ناواقفیت یا کسی مغالطہ وغلط فہمی سے مرزائیت کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں۔ میں اُن کو خدا اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر، دِلی خیر خواہی اور ہمدردی سے عرض کرتا ہوں کہ یہ دین و آخرت کا معاملہ ہے۔ ہر شخص کو اَپنی قبر میں اکیلا جانا اور حساب دینا ہے۔ کوئی جتھا اور جماعت وہاں کام نہ آئے گی۔ خدا کے لیے ہوش میں آئیں اور عقلِ خداداد سے کام لیں اور سمجھیں کہ کیا مرزا غلام احمد قادیانی اُن ہی اوصاف وعلامات اور نشانات کا آدمی تھا جو سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کی پہچان کے لیے امت کے سامنے رکھے ہیں!

(۱) کیا مرزا قادیانی کا نام ''غلام احمد'' نہیں بلکہ ''عیسیٰ'' ہے؟

(۲) کیا اُس کی والدہ کا نام ''چراغ بی بی'' نہیں بلکہ ''مریم'' ہے؟

(۳) کیا اُس کے والد ''غلام مرتضیٰ'' نہیں، بلکہ وہ بے باپ کی پیدائش ہے؟

(۴) کیا اُس کا مولد (پیدائش کا مقام) ''قادیان'' جیسا پسماندہ قصبہ نہیں، بلکہ ''دمشق'' ہے، یا قادیان، دمشق کے ضلع یا صوبہ میں واقع ہے؟

(۵) کیا اُس کا مدفن ''قادیان'' نہیں بلکہ ''مدینہ طیبہ'' ہے؟

(۶) کیا اُس کے نانا ''عمران'' اور ماموں ''ہارون'' اور نانی ''حنہ'' ہیں؟

(۷) کیا اُس کی والدہ کی تربیت حضرت مریم کی طرح ہوئی ہے؟............اور

(۸) کیا اُس کی نشو ونما ایک دن میں اِتنی ہوئی، جتنی ایک سال میں بچہ کی ہوتی ہے؟

(۹) کیا اُس کے پاس غیبی رزق آتا تھا؟

(۱۰) کیا فرشتے اُس سے کلام کرتے تھے؟

(۱۱) کیا مرزا قادیانی کی پیدائش جنگل میں کھجور کے درخت کے نیچے ہوئی؟

(۱۲) کیا اُس کی والدہ نے پیدائش کے بعد کھجور کے درخت کو ہلا کر کھجوریں کھائی تھیں؟

(۱۳) کیا مرزا قادیانی نے کسی مردہ کو زندہ کیا ہے؟

(۱۴) کیا انہوں نے کسی برص کے بیمار، یا مادرزاد اندھے کو خدا سے اِذن پا کر شفاء دی ہے؟

(۱۵) کیا اُس نے مٹی کی چڑیوں میں بحکمِ خداوندی جان ڈالی ہے؟

(۱۶) کیا وہ آسمان پر گیا ہے اور پھر اُترا ہے؟

(۱۷) کیا اُس کے سانس کی ہوا سے کافر مر جاتے تھے؟

(۱۸) کیا اُس کے سانس کی ہوا اِتنی دُور پہنچتی تھی کہ جہاں تک اُس کی نظر پہنچے؟

(۱۹) کیا وہ دمشق کی جامع مسجد میں گیا؟

(۲۰) کیا اُس کا نکاح حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں ہوا ہے؟

(۲۱) کیا اُس نے دنیا سے صلیب پرستی اور نصرانیت کو مٹایا ہے، یا اور اُن کے زمانہ میں نصرانیت کو ترقی ہوئی؟

(۲۲) کیا اُس کے زمانہ میں اُن اوصاف کا دجال نکلا ہے جو بحوالہ احادیث ہم نے نقشہ میں درج کیے ہیں؟

(۲۳) کیا اُس نے ایسے دجال کو حربہ سے قتل کیا ہے؟

(۲۴) کیا اُس نے اور اُس کی جماعت نے یہودیوں کو قتل کیا ہے؟

(۲۵) کیا کسی نے اُس کے زمانہ میں پتھروں اور درختوں کو بولتے دیکھا ہے؟

(۲۶) کیا اُس نے مال و دولت کو اِتنا عام کر دیا ہے کہ اب کوئی لینے والا نہیں ملتا؟ یا مزید اِفلاس، فقر و فاقہ اور ذِلت اُس کے قدموں کی ''برکت'' سے دنیا میں پھیل گئے؟

(۲۷) کیا آسمانی برکات پھلوں اور درختوں میں اس طرح ظاہر ہوئیں کہ ایک انار، ایک جماعت کے لیے، ایک بکری کا دودھ، ایک قبیلہ کے لیے کافی ہو جائے؟

(۲۸) کیا اُس نے لوگوں کے قلوب میں اتحاد و اِتفاق پیدا کیا، یا نفاق و خلاف کی طرح ڈالی؟

(۲۹) کیا بغض و حسد لوگوں کے قلوب سے اٹھ گیا، یا اور زیادہ ہو گیا؟

(۳۰) کیا بچھو سانپ وغیرہ کا زہر بے کار ہو گیا؟

(۳۱) کیا مرزا قادیانی کو حج یا عمرہ دونوں نصیب ہوا ہے؟

(۳۲) کیا مرزا قادیانی کبھی مسلمانوں کو لے کر کوہِ طور پر گیا ہے؟

(۳۳) کیا اُس کے زمانہ میں یاجوج ماجوج نکلے ہیں؟ کیا اُن کے مُردوں سے تمام زمین آلودہ نجاست و بدبو ہوئی اور مرزا قادیانی کی دعا سے بارش نے اُس کو دھویا ہے؟

(۳۴) کیا مرزا قادیانی نے کسی مُقعد نامی آدمی کو خلیفہ بنایا ہے؟

(۳۵) کیا مرزا قادیانی کو مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہوئی؟

الغرض مسیح علیہ السلام کے حالات و نشانات کا مکمل نقشہ بحوالۂ قرآن و حدیث آپ کے سامنے ہے۔ آنکھیں کھول کر ایک، ایک نشان اور ایک، ایک علامت کو مرزا قادیانی میں تلاش کیجیے اور خدا تعالیٰ اگر نظروں سے غائب ہیں تو مخلوق ہی سے شرمایئے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ چٹھی، جس پر یہ نشانات اور یہ پتا لکھا ہوا ہے۔ آپ کس کے سپرد کرتے ہیں؟ اور اگر کہیں مرزا غلام احمد قادیانی سے مراد عیسیٰ، اور چراغ بی بی سے مریم، اور دمشق اور مدینہ سے قادیان، اور نصرانیت کے مٹانے سے مراد اُس کی ترقی، اور عزت سے مراد ذِلت ہے، تو اِس خانہ ساز مرزائی لُغت پر قرآن اور احادیث نبویہ کی اِس تحریف، بلکہ اُن کا مضحکہ بنانے کو کیا واقعی تمہاری عقل قبول کرتی ہے؟ اور کیا دنیا میں کوئی انسان اس پر راضی ہو سکتا ہے، اور اگر تحریفات و تاویلات اور اِستعارات کی یہی گرم بازاری ہے تو پھر کیا دنیا کا کوئی کام، یا کوئی معاملہ درست رہ سکتا ہے؟

ہم تو جب جانیں کہ مرزا قادیانی یا اُس کی امت کسی عیسیٰ نامی دمشقی آدمی کا ایک پوسٹ کارڈ چٹھی رساں سے یہ کہہ کر وصول کر لیں کہ آسمان میں قادیان ہی کا نام دمشق ہے اور میرا ہی نام عیسیٰ ہے اور چراغ بی بی ہی کا نام مریم ہے۔ کبھی یہ کہہ کر تو دیکھو۔ پھر دیکھنا کہ چٹھی رساں اور ساری دنیا تمہیں کیا کہے گی؟

ہاں! مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اِس چٹھی کو لاوارث سمجھ کر قادیانی راستہ میں اڑانا چاہتے ہیں، مگر یاد رہے! کہ آج بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ وارث موجود ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی لکیر کے فقیر ہیں اور اِسی کو اَپنی بادشاہی سمجھتے ہیں اور اِسی عہد پر جان دے دینے کو اَپنی فلاحِ دارین جانتے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ باندھ چکے ہیں۔ اس لیے ہم بعون اللہ تعالیٰ ببانگ دہل کہتے ہیں کہ مرزائی امت کتنا ہی زور لگائے مگر یہ والا نامہ اُسی مکتوب الیہ کو ملے گا۔ جس کے نام پر آج سے چودہ سو برس پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحریر فرمایا اور بروایتِ ابو ہریرہؓ اُن کو سلام پہنچایا ہے۔

واللہ باللہ! ہمیں مرزا قادیانی سے کوئی عداوت نہیں۔ کون چاہتا ہے کہ گھر آئے ہوئے مسیح کو اَور اُن کی مسیحائی کو ٹھکرائے؟ بالخصوص ایسے وقت کہ جب قوم کو مسیح کی سخت حاجت ہے، مگر بات وہی ہے کہ مسیح تو ماننے کے لیے تیار ہیں مگر کوئی مسیحائی بھی تو دکھلائے۔ مسلمانو! آپ کی مذہبی غیرت و حمیت اور خداداد عقل و فہم کو کیا ہوا کہ آپ کو مشاہدات اور بدیہیات کے انکار کی طرف بلایا جاتا ہے اور آپ ذرا عقل سے کام نہیں لیتے

اے کشتۂ ستم! تیری غیرت کو کیا ہوا؟

خدا کے لیے ذرا ہوش میں آؤ اور اِس فتنہ کے انجام پر نظر ڈالو کہ اگر یہی مرزائی لُغت اور قادیانی زبان اور اُس کے عجیب استعارات رہے، تو قرآن وحدیث اور مذہب اسلام کا تو کیا کہنا، ساری دنیا کا گھروندہ اور عالم کا نظام برباد ہو جائے گا۔ ایک شخص اگر زید کے گھر پر دعویٰ کرے کہ یہ میرا ہے اور مرزا قادیانی کی طرح کہے کہ آسمانی دفتروں میں میرا ہی نام زید لکھا ہوا ہے اور مالک مکان کی جتنی علامات اور نشانات سرکاری کاغذوں میں درج ہیں۔ اُن سب کا مستحق برنگِ استعارات میں ہوں، تو بتائیے کہ آپ کے پاس اِس کا کیا جواب ہوگا؟ اسی طرح اگر ایک مرد کسی غیر منکوحہ پر اِسی حیلہ سے اپنی بی بی ہونے کا دعویٰ کرے، یا کوئی عورت اِسی مرزائی استعارہ کے بل پر کسی غیر مرد کو اپنا خاوند بتائے، یا کوئی ملازم دوسرے ملازم کی تنخواہ وصول کر لے، یا کوئی بھنگی، بادشاہی محل میں گھس کر شاہی بیگمات کو اِسی مرزائی فلسفہ کی طرف دعوت دے، یا ایک قتل عمد کا مجرم اپنا جرم اِن ہی مرزائی استعارات کے ذریعے، کسی دوسرے غریب کے سر ڈال دے اور کہے کہ آسمانی دفتروں میں اسی کا نام وہ ہے، جو قاتل کے لیے لکھا ہوا ہے، تو فرمائیے کہ مرزائی اصول اور اُن کے استعارات کی دنیا کو جائز رکھتے ہوئے کسی کو کیا حق ہے کہ ان لوگوں کی زبان بند کر سکے یا ہاتھ روک سکے اور جب نوبت اس پر پہنچ گئی تو خود سمجھیے کہ دین ومذہب تو کیا، خود دُنیاداری کے بھی لالے پڑ جائیں گے۔

الغرض دنیا کے تمام معاملات بیع وشراء (خرید وفروخت) لین دین، نکاح وطلاق، جزاء وسزا میں ایک شخص کی تعیین کے لیے، جب اس کا نام اور ولدیت وسکونت وغیرہ، دو چار وصف ذکر کر دیے جاتے ہیں تو اُس شخص کی تعیین وتمیز ایسی حتمی اور یقینی ہو جاتی ہے کہ اس میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں رہتی اور کسی دوسرے کی مجال نہیں ہوتی کہ اس کے احوال و اَقوال کو اپنی طرف منسوب کر سکے اور اُس کی مملوکات میں تصرف کر سکے۔ نہ یہاں کوئی استعارہ چل سکتا ہے نہ مجاز۔ دنیا کے تمام کارخانے اِسی اسلوب پر قائم ہیں۔

غضب ہے کہ جس شخص کے متعلق خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چار نہیں، دس بیس نہیں، ایک سو اَسّی (۱۸۰) علامات ونشانات امت کو بتائے ہوں۔ اُمت کو اَب بھی اُس کی تعیین میں شبہ رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاف وصریح ارشادات کو اِستعارات ومجازی کہہ کر ٹال دے۔ بلاشبہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح تکذیب اور قرآن وحدیث کو جھٹلانا ہے۔ (نعوذ باللہ منہ) یا اللہ تُو ہماری قوم کو عقل دے اور عقل سے کام لینے کی توفیق دے کہ اِس جیسے بدیہیات کے انکار میں مبتلا نہ ہوں۔

☆......☆......☆

مرزا قادیانی کے مسیح موعود ہونے کے دعوے
اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ:

☆ ''اور یہی عیسیٰ ہے، جس کی انتظار تھی اور الہامی عبارتوں میں مریم اور عیسیٰ سے میں (مرزا قادیانی) مراد ہوں۔ میری نسبت ہی کہا گیا ہے کہ ''ہم اُس کو نشان بناویں گے اور نیز کہا گیا کہ یہ (مرزا قادیانی) عیسیٰ بن مریم ہے، جو آنے والا تھا۔ جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔ یہی حق ہے اور آنے والا یہی ہے اور شک محض نافہمی سے ہے۔''

(''کشتی نوح''، ص ۴۸ ''روحانی خزائن''، ج ۱۹، ص ۵۳، از مرزا قادیانی)

☆ ''بذریعہ اُس الہام کے جو سب سے آخر ''براہین احمدیہ'' کے حصہ چہارم ص ۵۵۶ میں درج ہے۔ مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔''

(''کشتی نوح''، ص ۴۶، ''روحانی خزائن''، ج ۱۹، ص ۵۰)

☆ ''ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ اِس وقت جو ظہورِ مسیح موعود کا وقت ہے۔ کسی نے بجز اِس عاجز (یعنی مرزا قادیانی کے) دعویٰ نہیں کیا کہ میں مسیح موعود ہوں، بلکہ اِس وقت تیرہ سو برس میں کبھی کسی مسلمان کی طرف سے ایسا دعویٰ نہیں ہوا کہ میں مسیح موعود ہوں۔''

(''ازالۂ اوہام''، ص ۶۸۳، ''روحانی خزائن''، ج ۳، ص ۴۶۸، ۴۶۹)

☆ ''میرا دعویٰ یہ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں، جس کے بارے میں خدا تعالیٰ کی تمام کتابوں میں پیش گوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانے میں ظاہر ہوگا۔''

(''تحفۂ گولڑویہ''، ص ۱۹۵، ''روحانی خزائن''، ج ۱۷، ص ۲۹۵)

☆ ''خدا تعالیٰ نے اِس امت میں سے مسیح موعود (مرزا قادیانی) بھیجا جو اِس سے پہلے مسیح (حضرت عیسیٰ) سے اپنی تمام شان میں بڑھ کر ہے اور اُس نے دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔'' (''دافع البلاء''، ص ۱۳، ''روحانی خزائن''، ج ۱۸، ص ۲۳۳)

☆ ''ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو اُس سے بہتر غلام احمد ہے''

(''دافع البلاء''، ص ۲۰، ''روحانی خزائن''، ج ۱۸، ص ۲۴۰)

☆ آپ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ یہ بھی یاد رہے کہ آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔''

(حاشیہ ''انجام آتھم''، ص ۵، ''روحانی خزائن''، ج ۱۱، ص ۲۸۹)

☆ ''عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔'' (''کشتی نوح''، حاشیہ ص ۷۳، ''روحانی خزائن''، ج ۱۹، ص ۷۱)

☆ ''نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ (عیسیٰ علیہ السلام) نے پہاڑی تعلیم کو جو اِنجیل کا مغز کہلاتی ہے۔ یہودیوں کی کتاب ''طالمود'' سے چُرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔'' (حاشیہ ''انجام آتھم''، ص ۶، ''روحانی خزائن''، ج ۱۱، ص ۲۹۰)

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ

ڈاکٹر محمد عمر فاروق

حلیہ، حسب ونسب:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''مہدی مجھ سے ہوگا۔(یعنی میری نسل میں سے ہوگا۔) اُس کا چہرہ خوب نورانی، چمک دار اور ناک ستواں و بلند ہوگی۔''

(ابوداؤد، جلد دوم، صفحہ ۲۴۰)

''چہرہ ستارے کی طرح چمک دار اور دائیں رخسار پر تل ہوگا۔ دو قطوانی عبائیں پہنے ہوگا۔ بالکل ایسے معلوم ہوگا کہ جیسے بنی اسرائیل کا شخص ہے۔'' (طبرانی)

ابو اسحٰق السبیعی روایت کرتے ہیں کہ:

''حضرت علیؓ نے اپنے فرزند حضرت حسنؓ کو دیکھتے ہوئے فرمایا کہ ''میرا یہ بیٹا سیّد ہے'' جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِسے سیّد سے نامزد کیا ہے۔ اِس کی اولاد میں سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ اُس کا نام وہی ہوگا جو تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی ہے۔ (یعنی اُس کا نام ''محمدؐ'' ہوگا۔) سیرت واخلاق میں (میرے بیٹے) حسنؓ کے مشابہ ہوگا اور (وہ) شکل وصورت میں اُس کے مشابہ نہ ہوگا۔''

اِس کے بعد پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا کہ

''یہ شخص (مہدی) زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔'' (ابوداؤد، جلد دوم، صفحہ ۵۸۹)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (دُنیا) کے شب وروز ختم نہ ہوں گے، یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص خلیفہ ہوگا۔ جس کا نام اور ولدیت، میرے نام اور ولدیت کے مطابق ہوگی۔ (یعنی اُس کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا۔) جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔ (اِس سے پہلے دنیا) ظلم وجور سے بھری ہوگی۔'' (المستدرک مع التلخیص، ج۴، ص۴۴۲)

سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

''ہم اُم سلمہؓ کے پاس حاضر تھے۔ ہم نے مہدی کا تذکرہ کیا تو اُنھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے کہ ''مہدی حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہوں گے۔'' (ابن ماجہ)

ولادت اور بعد کے واقعات:

حضرت مہدیؓ کی ولادت مدینہ میں ہوگی۔ (کتاب الفتن، ۲۵۹۔ روایت نعیم بن حماد) حضرت ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک خلیفہ کا انتقال ہوجائے گا تو ایک شخص (مہدی) لوگوں سے روپوش ہونے کے لیے مدینہ طیبہ چھوڑ کر مکہ مکرمہ میں آجائیں گے، (کیونکہ مکہ مکرمہ حرم ہے اور یہاں کوئی کسی پر دباؤ نہیں ڈال سکتا) مگر جیسے ہی وہ مکہ مکرمہ پہنچیں گے تو طواف کے دوران لوگ اُنھیں پہچان لیں گے اور زبردستی اُن کو پکڑ کر حجر اسود اور مقامِ ابراہیم کے دوران اُن کے ہاتھ پر بیعتِ خلافت کریں گے۔ جب لوگوں کو اس کی اطلاع ملے گی تو شام سے ایک جماعت اُن کے مقابلہ کے لیے بھیجی جائے گی اور مکہ ومدینہ کے درمیان ایک مقام ''بیدا'' پر اس جماعت کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ جب اُس کے غرق ہونے کا چرچا ہوگا تو شام کے ابدال اور عراق کی جماعتیں آکر حضرت مہدیؓ کے ہاتھ پر بیعت کریں گی اور بنو کلب کے لوگ حضرت مہدیؓ کا مقابلہ کرنے کے لیے آئیں گے تو اللہ تعالیٰ اُن کو شکست سے دوچار کرے گا۔ (ابوداؤد، صفحہ ۴۲۸۶) سارا عرب حضرت مہدیؓ کے قبضہ میں آجائے گا۔ پھر حضرت مہدیؓ عیسائیوں سے لڑنے کے لیے شام تشریف لے جائیں گے اور اُن سے جنگ کرتے کرتے قسطنطنیہ (ترکی) جا پہنچیں گے۔ وہاں پر جہاد جاری ہوگا کہ اطلاع ملے گی کہ دجال ظاہر ہوگیا ہے۔ حضرت مہدیؓ کچھ لوگوں کو اس خبر کی تحقیق کے لیے بھیجیں گے۔ جب یہ لوگ وہاں پہنچیں گے تو معلوم ہوگا کہ دجال کے آنے کی اطلاع

درست نہیں تھی۔ اِسی دوران میں دوسری اطلاع ملے گی کہ دجال ظاہر ہوگیا ہے۔ حضرت مہدیؓ اپنے لشکر کے ساتھ قسطنطنیہ سے واپس آ کر دمشق (شام) میں قیام فرمائیں گے۔(مسلم) دجال کی فوج حضرت مہدیؓ کی فوج کا محاصرہ کرلے گی۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''مسلمانوں کے لیے وہ اِس قدر مشکل دور ہوگا کہ اُس سے پہلے اُن پر اِتنا مشکل وقت نہیں آیا ہوگا، اللہ تعالیٰ پناہ بخشے۔''

ٹھیک اُس وقت جب کہ نمازِ فجر کے لیے اقامت کہی جاچکی ہوگی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے (مسجد بنواُمیہ، دمشق) کے شرقی منارہ پر اُتریں گے اور وہ فرمائیں گے کہ سیڑھی لاؤ، چنانچہ سیڑھی لائی جائے گی۔ اُس وقت تک حضرت مہدیؓ اقامت کے بعد (امامت کے لیے) مصلیٰ پر جاچکے ہوں گے اور تکبیر (اللہ اکبر) کہہ کر نماز پڑھانے والے ہوں گے کہ اتنے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام (مینار سے اُتر کر) زمین پر پہنچ جائیں گے۔ نمازی کہیں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لے آئے ہیں۔ حضرت مہدی رضی اللہ عنہ مصلیٰ چھوڑ کر پیچھے ہٹ جائیں گے اور کہیں گے: ''رُوح اللہ! آگے آئیے اور نماز پڑھایئے۔'' حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت مہدیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تھپکی دیتے ہوئے فرمائیں گے کہ: ''یہ نماز آپ ہی پڑھائیں، کیونکہ اقامت آپ کی امامت کے لیے ہی ہوئی ہے۔'' حضرت مہدیؓ نماز پڑھائیں گے۔ جب رکوع سے اٹھیں گے تو جس طرح دعائے قنوت پڑھی جاتی ہے تو اِس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ ''اللہ تعالیٰ دجال کو قتل کردے۔'' نماز کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں سے فرمائیں گے کہ ''راستہ چھوڑ دو۔'' جب لوگ جگہ چھوڑ کر راستہ بنائیں گے تو دجال کو معلوم ہوجائے گا کہ اُسے انجام تک پہنچانے والے آگئے ہیں۔ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی دجال کا وجود اِس طرح پگھلنا شروع ہوجائے گا کہ جس طرح نمک پانی میں حل ہوجاتا ہے۔'' (مسلم) دجال وہاں سے بھاگ کر (موجودہ اسرائیل کے ایک مقام) بابِ لُد کے قریب پہنچ جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: بابِ لُد سے پانچ گز کے فاصلے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو جالیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں نیزہ ہوگا۔ وہ اُس نیزہ سے دجال کو قتل کریں گے اور ''لوگوں کو دجال کا خون اپنے نیزہ پر لگا ہوا دکھائیں گے۔'' (مسلم)

خلافتِ مہدیؓ میں خوش حالی:

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''میں تمھیں مہدیؓ کی بشارت دیتا ہوں جو میری امت میں اختلاف واضطراب کے زمانہ میں بھیجا جائے گا تو وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھردے گا۔ جس طرح (وہ اِس سے پہلے) ظلم وجور سے بھری ہوگی۔ زمین وآسمان والے اُس سے خوش ہوں گے۔ وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دے گا۔ اللہ تعالیٰ (اُس کے دورِ خلافت میں) میری اُمت کے دلوں کو اِستغناء اور بے نیازی سے بھردے گا۔ اُس کا انصاف سب کو عام ہوگا۔ وہ اپنے منادی کو حکم دے گا کہ عام اعلان کردے کہ جسے مال کی حاجت ہو۔ (وہ مہدیؓ کے پاس آجائے۔)'' (مجمع الزوائد، جلد۷، صفحہ۳۱۳)

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدیؓ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

''میری امت میں ایک مہدی ہوگا۔ (اُس کی مدتِ خلافت) اگر کم ہوئی تو سات برس ہوگی۔ ورنہ آٹھ یا نو سال ہوگی۔ میری امت اُس کے زمانہ میں اِس قدر خوش حال ہوگی کہ اِتنی خوش حالی اُسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ آسمان سے (حسبِ ضرورت) موسلا دھار بارش ہوگی اور زمین اپنی تمام پیداوار اُگل دے گی۔ ایک شخص کھڑا ہو کر مال کا سوال کرے گا تو مہدی کہیں گے: (خزانہ میں جاکر، اپنی حسبِ خواہش) خود لے لو۔'' (مجمع الزوائد، جلد۷، صفحہ۳۱۷)

(فتح وکامرانی کے بعد) خلیفہ مہدی مال تقسیم کریں گے اور لوگوں کو اُن کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلائیں گے اور اِسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہوجائے گا۔'' (سنن ابی داؤد، کتاب المہدی۔ جلد دوم، صفحہ ۵۸۹)

وفات:

''حضرت مہدیؓ خلافت کی بیعت کے وقت چالیس سال کے ہوں گے۔ آپ کی خلافت کی میعاد سات یا آٹھ یا نو سال ہوگی۔ واضح رہے کہ سات سال عیسائیوں کے فتنے اور ملک کے انتظام، آٹھواں سال جنگ وجدال میں اور نواں سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معیت میں گزرے گا۔ اِس حساب سے آپ کی عمر اُنچاس (۴۹) سال ہوگی۔'' (''علاماتِ قیامت'' از حضرت شاہ رفیع الدینؒ)۔ ''مہدیؓ بحالتِ خلافت دنیا میں سات سال اور دُوسری روایات کے اعتبار سے نو سال رہ کر فوت ہوجائیں گے۔'' (سنن ابی داؤد، کتاب المہدی۔ جلد دوم، صفحہ ۵۸۹)۔ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے جنازہ کی نماز پڑھ کر (آپ کو) دفن فرمائیں گے۔'' (''علاماتِ قیامت'' از حضرت شاہ رفیع الدینؒ)

☆☆☆

مرزا غلام احمد قادیانی کے مہدی ہونے کے دعوے

☆ ''میں احمد مہدی ہوں'' (خطبہ الہامیہ، صفحہ ۶۱ ''روحانی خزائن''، جلد ۱۶، صفحہ ۶۱، از مرزا قادیانی)

☆ ''خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ بے شک وہ مسیح موعود اور مہدئ معہود، جس کا انتظار کرتے ہیں، وہ تُو ہے۔'' (''تذکرہ''، طبع سوم، صفحہ ۲۵۷۔ ''اتمام الحجۃ''، صفحہ ۳۔ ''روحانی خزائن''، جلد ۸۔ صفحہ ۲۷۵)

☆ ''میں وہ مہدی ہوں، جس کا آنا مقرر ہو چکا ہے۔'' (''خطبہ الہامیہ''، صفحہ ۵۱۔ ''روحانی خزائن''، جلد ۱۶۔ صفحہ ۲۷۸)

☆ ''میں مہدئ معہود اور بعض نبیوں سے افضل ہوں۔'' (''معیار الاخیار''، صفحہ ۱۱۔ ''مجموعہ اشتہارات''، جلد ۳۔ صفحہ ۲۷۸)

☆ ''میں مسلمانوں کے لیے مسیح مہدی اور ہندوؤں کے لیے کرشن ہوں۔'' (''لیکچر سیالکوٹ''، صفحہ ۳۳۔ ''روحانی خزائن''، جلد ۱۶۔ صفحہ ۲۷۸)

☆ ''پس یہی مہدویت ہے، جو نبوتِ محمدیہ کے منہاج پر مجھے حاصل ہوئی ہے اور اَسرارِ دین میرے پر کھولے گئے۔'' (''ایام الصلح''، صفحہ ۱۶۸۔ ''روحانی خزائن''، جلد ۱۴۔ صفحہ ۳۹۴)

حاصلِ بحث:

آپ نے حضرت مہدیؑ کے حالاتِ مبارکہ مطالعہ کیے اور آخر میں آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کذاب کے مہدیؑ ہونے کے جھوٹے دعوے ملاحظہ کیے۔ حضرت مہدیؑ جیسی برگزیدہ ہستی سے اِس دور کے کذاب اور مفتری یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کا موازنہ ہرگز نہیں ہوسکتا، چونکہ قادیانی حضرات عام مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے مرزا قادیانی کو مہدی ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اِس لیے یہاں چند نکات بطورِ دلیل پیش کیے جاتے ہیں۔ تاکہ حضرت مہدیؑ جیسے عالی نسب، بلند مقام اور رفیع الدرجات، برگزیدہ اِنسان اور نبی اور مہدی ہونے کے جھوٹے دعویدار آنجہانی مرزا قادیانی میں فرق واضح ہوجائے اور کوئی قادیانی نوسر باز، کسی مسلمان کو دھوکہ دے کر اُس کے ایمان پر ڈاکہ نہ ڈال سکے۔

حضرت مہدیؑ	مرزا قادیانی
(۱) حضرت مہدیؑ کا نام ''محمد'' ہوگا۔	(۱) مرزا قادیانی کا نام غلام احمد تھا۔
(۲) والد کا نام عبداللہ ہوگا۔	(۲) والد کا نام غلام مرتضیٰ تھا۔
(۳) مدینہ میں پیدا ہوں گے۔	(۳) قادیان (ہندوستان) میں پیدا ہوا۔
(۴) سیّدنا حسنؓ بن علیؓ کی اولاد میں سے یعنی بنوہاشم میں سے ہوں گے۔	(۴) مرزا کا خاندان مغل برلاس تھا۔
(۵) مہدیؑ خانہ کعبہ کے قریب حجرِ اسود اور مقامِ اِبراہیم کے قریب پہچان لیے جائیں گے۔	(۵) مرزا قادیانی کو کبھی مکہ یا مدینہ جانا نصیب ہی نہیں ہوا۔
(۶) مہدی عیسائیوں سے لڑنے کے لیے شام جائیں گے اور اُن سے جنگ کرتے کرتے قسطنطنیہ (ترکی) پہنچ جائیں گے۔	(۶) مرزا نے کبھی عیسائیوں کے ساتھ جنگ نہیں کی۔
(۷) مہدیؑ خلیفہ بنیں گے۔	(۷) مرزا قادیانی خلیفہ نہیں بنا۔
(۸) مہدیؑ کے دور میں خوش حالی آئے گی۔	(۸) مرزا کے زمانہ میں انتہائی معاشی ابتری تھی۔
(۹) مہدیؑ کے زمانہ میں دجال ظاہر ہوگا۔	(۹) مرزا قادیانی کے دور میں دجال نہیں آیا۔
(۱۰) مہدیؑ کے دور میں حضرت عیسیٰ آسمان سے نازل ہوں گے اور وہ آپ کی امامت میں نماز اَدا فرمائیں گے۔	(۱۰) مرزا قادیانی کے زمانہ میں حضرت عیسیٰ کا نزول نہیں ہوا، بلکہ مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ کے نزول کا منکر تھا اور خود عیسیٰ ہونے کا مدعی تھا۔

مآخذ:

(۱) ''علاماتِ قیامت'': از حضرت شاہ رفیع الدینؒ۔ (۲) ''الامام المہدی'' از مولانا بدرِ عالم میرٹھیؒ۔ (۳) ''تحفۂ قادیانیت'' جلد پنجم: از مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید

سوالات

درج ذیل سوالات کے جوابات امتحانی پیپر پر لکھ کر روانہ کریں۔
(اپنا نام، کوڈ نمبر اور مکمل ایڈریس لازماً تحریر کریں)

سوال:1 مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات مختصراً صرف ایک لائن میں لکھیں۔

(۱) خاتم النبیین کے کیا معنیٰ ہیں؟

(۲) قصر نبوت کی آخری اینٹ سے کون مراد ہے؟

(۳) قرآن میں وحی کی کون سی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں؟

(۴) حدیث میں کتنے کذابوں کے آنے کی خبر دی گئی ہے؟ صرف تعداد لکھیں۔

(۵) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول کہاں پر اور کس شہر میں ہوگا؟

(۶) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کے بعد کون سے مذاہب ختم ہو جائیں گے؟

(۷) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ کا نام کیا ہوگا؟

(۸) حضرت مہدیؓ کا اصل نام کیا ہے؟

(۹) حضرت مہدیؓ کس صحابیؓ کی اولاد میں سے ہوں گے؟

(۱۰) حضرت مہدیؓ کی امامت میں کون سی شخصیت نماز پڑھے گی؟

سوال:2 ختم نبوت کی تعریف لکھیں اور قرآن وحدیث سے ختم نبوت کے متعلق پانچ، پانچ دلائل تحریر کریں۔

سوال:3 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حالاتِ زندگی (پیدائش سے وفات تک) پر ایک مختصر مضمون لکھیں۔

سوال:4 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد کے کوئی سے دس کارنامے لکھیں۔

سوال:5 حضرت مہدیؓ کے دور کی خوشحالی کے حالات لکھیں۔